اللہ

وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

رسالہ

سَوَاءُ السَّبِيلِ

لِرَدِّ الْأَبَاطِيلِ

اعنے

مراسلت نمبر ۴ مابین شیخ محمد حسین بطالوی

و

جناب مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی

اگست ۱۸۹۵ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ط

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت بڑے مکفر صاحب شیخ محمد حسین بطالوی - السلام علی من اتبع الھدیٰ

حسب حکم مصدرہ ۸ اگست سنہ ۹۵ مقام سنجولی شملہ خورد برد بکاری فلان فلان خانسامان و فلان لداخی و فلان پہاڑی و فلان مہتر سنجولی گذارش ہے کہ آجکی تاریخ آپکے احکام تحریری معرفت محمد حنیف صاحب کی بذریعہ سہ تا قطعات عاجز کے پاس پہنچے حکم تاکیدی صادر تہا کہ منشی محمد احسن اپنے قلم سے لکہین تب مین اسکا جواب دون لہذا بتعمیل ارشاد نگارش ہے اور جواب طلب ضروری ہے (۱) محمد حنیف صاحب نے جو درخواست کی تہی کہ بالمقابل مرزا صاحب کے عربی نظم و نثر کے رسایل آپنے حسب شرائط مقررہ کیون نہین لکہے اس کے جواب مین آپ کہتے ہین کہ اول کادیانی کی عربی کا عربی ہونا ثابت کرین ورنہ یہ سوال موجب شرم ہونا چاہیئے انتہی بلفظہ - کیا خوب عصمت بی بی از بیچادری یا از بیچارگی اور اسپر یہ دعوے آپ کے نزدیک اگر حضرت اقدس کی عربی مبین عربی نہین تہی اور اسواسطہ اسکا مقابلہ عربی مین کرنا آپنے لغو سمجہا تہا تو اسقدر تو آپ پر ضروری اور واجب تہا کہ کچہہ قصائد عربیہ اور کچہہ رسائل ادبیہ مصنفہ مطبوعہ سابقہ اپنے پبلک کے روبرو پیش کئے ہوتے پہر کہا ہوتا کہ یہ ہماری عربی دیکہو کیسی فصیح و بلیغ ہے اور ہم سابق سے بین الخواص والعوام مسلم منشی اور ادیب عربی کے ہین - پہر اگر عربی آپ کی بطالوی ہی عربی ہوتی لاکن تب بہی یہ عذر بدتر از گناہ آپکا

کسی قدر قابل اس کے تہا کہ ادباء عجم و عرب ارادہ مقابلہ بین الانشائین کا کرتے جبکہ
عوام و خواص پر اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا ادب و انشاء مثل شیعون کے امام مہدی
کے غار سردابہ سر من رای مین چہپا ہوا بیٹہا ہے یا مثل عنقاء مغرب کے آپکے کوہ قاف
خیالی مین مخفی اور غائب ہے تو پہر یہ دعوی کرتے ہوے آپکو شرم نہ آئی سچ سچ کہو عمر بہر
مین کبہی کوئی ایک قصیدہ عربیہ بہی تصنیف کیا ہی اجی حضرت تصنیف نسہی کسی
اُستاد کے قصیدہ سے چوری اور سرقہ کر کر بہی کوئی قصیدہ تالیف کیا ہے یا کوئی ادیب
عجم یا عرب کا آپ کو عربی کا منشی سمجہتا ہے اگر سچے ہو تو اتنا ہی کرو کہ جسقدر مواہیر
نام کے علماء کی اپنے زعم فاسد مین ہماری تکفیر پر کرائی ہین اُس سے بقدر نصف
مواہیر کے ہی اپنا ادیب اور عربی کا منشی ہونا ہی اپنی موافقین سے ہی بدلائل ثابت
کرو کتب عربیہ کی عبارات اپنے رسالہ مین لکہنے اور نقل کرنے سے کیا آپ کا منصب اور
مرتبہ اَلْکَاتِبُ حِمَارٌ کے درجہ سے کچہہ زیادہ ہو سکتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین
اگر کچہہ آپ مین حیا باقی ہے تو کوئی رسالہ ادبیہ نظم و نثر عربی کا جو آپ نے سابق
مین انشا کیا ہو مطبوعہ مشتہرہ پیش کرو اور اگر نہ کر سکو تو وہین سبخولی شملہ خورد مین بتقاضاے
شرم و حیا کسی غار و کہڈ مین جسجگہ آپکا ادب و انشا موجود ہو بیٹہہ رہو اور بیلک کو اپنا منہ
نہ دکہاؤ ؎ تکیہ بر جاے بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

(۲) (۲) آپکے کارڈ چہٹی اگست مین تحریر ہے کہ (جنگ مقدس مین قادیانی نے اسلام کو
ذلیل کرنا چاہا ہے اور عیسائیون کے کسی بات کا جواب شافی نہین دیا اور مین جنگ مقدس کا
ریویو لکہہ رہا ہون اسمین عیسائیون کی ایسی خبر لی ہے کہ کسی نے آجتک نہین لی)
اسمین یہ سوال ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے تو قلم برداشتہ و فی البدیہہ اسی جلسہ
مناظرہ مین قرآن مجید کی آیات سے دلائل عقلیہ قطعیہ استنباط فرما کر تمام وساوس پیش کردہ
عیسائیون کو قلع و قمع فرما دیا اور پہر اس شان عجیب اور طرز غریب کے ساتہ کہ مضمون آیات
قرآنی کا اُن کے گلے اُتار دیا اور جملہ عیسائی اُسوقت سے اب تک فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ
کے مصداق ہو رہے ہین۔ ایسے عظیم الشان جواب دندان شکن اور ردّ قاطع کی نسبت تو

آپ کا یہ حکم ہے جو صادر ہوا۔ اور آپ جو کچھ اس جنگ مقدس کی نسبت لکھ رہے ہیں
اُس کو مدت دو ڈھائی سال کی گذر گئی معہذا وہ جواب آپکا معنی الشعر فی بطن الشاعر کا
مصداق ہے اب فرمائیے کہ اپنے اسلام کو آپنے خود ذلیل کیا ہے یا حضرت اقدس مرزا صاحب
جنہوں نے بعد اس جنگ مقدس کے بھی تمام پادریوں ایشیا یورپ امریکہ کو مختلف السنہ
عربی اردو وغیرہ میں متعدد کتابیں اشتہاری ہزارہا روپیہ کے تصنیف فرما کر ذلیل اور خوار و
ہلاک کر دیا اور علاوہ ابطال مذہب عیسائیوں کے جملہ ادیان مخالفین اسلام آریہ برہمو سماج
وغیرہ اور نیز دیگر جملہ مذاہب باطلہ کو ہلاک اور نیست کر دیا کیا سچ فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ اس کے
زمانہ میں جملہ مذاہب باطلہ ہلاک اور نابود ہو جاوینگے یہ پیشگوئی کیسی پوری ہو گئی اور ہنوز
وقتاً فوقتاً اسکا ظہور اور وضوح کامل طور پر ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا دیکھو رسالہ **حمامۃ البشریٰ**
کرامات الصادقین نور الحق ہر دو حصہ **اتمام الحجۃ** **سر الخلافہ** وغیرہ وغیرہ
کو **اے شیخ بطال** تجھکو کچھ حیا اور شرم نہیں آتی تجھسے تو اس عاجز کے رسائل اعلام الناس
حصہ اول دوم سوم اور چہارم **فک الشک** اور تحفہ مدراس وغیرہ کا جواب کچھ بھی ابھی تک
نہیں ہو سکا۔ اب بھی اپنی عاقبت کی فکر کر اور سوچ اور سمجھ کہ جب تجھ جیسے مدعی علم کا یہ حال ہے
کہ ڈھائی برس کی مدت گزر گئی اور بمقابل عیسائیان تجھسے کچھ بھی نہو سکا چہ جائے دیگر عیان علم
وفضل کے تو کیا اب بھی اس زمانہ میں بڑی سخت ضرورت ایسے **مجدد مہدی مسیح موعود**
کی نہیں۔ اے کم نصیب اب بھی سمجھ جا ورنہ بعد شیوع کتاب بینظیر اعجاز نحضرت بشیر و نذیر
صلی اللہ علیہ وسلم اعنی **فرقان الرحمٰن** کے تیری اور جملہ تیری ذریات کی ایسی پردہ دری
ہو گی کہ جہالت وسفاہت سابقین کی طشت از بام افتادہ ہو جاویگی اور پھر بجز رونے اور
دانت پیسنے کے اور کچھ بن نہ آویگا ؎ بر رسولاں بلاغ باشد وبس ؏

(۲) (۳) آپ اپنے خط چہارم اگست سنہ ۹۵ موسومہ محمد حنیف میں نسبت اس شبہ کے جو مولوی
احمد علی نے اپنی سوء فہمی سے یا خلیل الرحمن مدرس مشن کنیسہ عیسائیان دہرہ کے سوء فہمی کی تقلید
کر کر حضرت مرزا صاحب کی عبارت حمامہ صفحہ ۳۰ پر کیا ہے تحریر فرماتے ہیں (واقع میں یہ اعتراض

مولوی احمد علیصاحب کا درست ہے اور منشی محمد احسن یا کسی اور کے پاس اسکا کوئی جواب نہین
میرے رسالہ مین اس اعتراض کرنیکا کوئی موقع نہین آیا تہا انتہی بلفظہ - ای شیخ بطال
تجہکو خبر نہین کہ جسروز مولوی احمد علی نے یہ شبہ ظاہر کیا تہا تب ہی اُسکا جواب دندان شکن
شافی وکافی دیا گیا تہا حتی کہ مولوی احمد علی اور دیگر مخالفین دہرہ دون پر تقریر عاجز کا ایسا
رعب طاری ہوا کہ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ کا مضمون جلسون بحث مین واقع
کرنے لگے ہر چند کہا گیا کہ حسب شرط مقررہ ومسلمہ کے اعنی ؎ میا ور سخن درمیان سخن ؛ پر کار
بند ہونا ضروری ہے لیکن عاجز کو ایک گہنٹہ کی بہی اجازت ندی جو اپنی تقریر کو پورا کرتا تب
عاجز نے دوسرے روز کل مضمون کو قلم بند کر کر معرفت منشی سید عبد الرزاق صاحب ڈرافس مین
کے مولوی احمد علیصاحب کے پاس بہیجا تب تو اُنپر ایسا رعب طاری ہوا کہ جواب محرر کو بہی نہ لیا اور
اور مضمون يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۔ کے مضمون پر عامل ہوے تب عاجز نے بعد طی کرنے ان جملہ مراتب کے
وہ قلم بند کیا ہوا مضمون طبع کرا دیا ہے یا تو آپ اُسکی تصدیق کرین ورنہ بدلائل تکذیب کرین
چونکہ آپ وہان سنجولی مین بیٹہے ہوے مولوی احمد علیصاحب کے اس شبہ مین ہمجولی ہو گئے ہین
لہذا جواب مراسلت نمبر اول کے آپ بہی بالضرور مخاطب ہین جواب اُسکا مرحمت ہو (۴) (۵)
آپ کارڈ ۸ اگست مین تحریر فرماتے ہین کہ تمام انبیا کا مس شیطان سے محفوظ ہونا دوسرے سے
نکالا گیا ہے نہ اس حدیث سے جسمین ابن مریم کا ذکر ہے - اقول اسبارہ مین جو حدیث متفق علیہ ہے
آپکے نزدیک دیگر انبیاء واولیاء کلمہ مریم وابن مریم مین داخل ہین یا نہین اگر داخل ہین جیسا کہ
شراح حدیث لکہتے ہین وَمَنْ فِي مَعْنَاهُمَا تو پہر اطلاق لفظ ابن مریم کا إِمَامُكُمْ
مِنْكُمْ پر جو مجدد صدی چہاردہم آپ کا مسلم تہا آپکے نزدیک محالات شرعیہ سے
کیون ہو گیا جس کے سبب آپ مکذب اور منکر ہو گئے سبب اَوَّلی آپکی تکذیب کا تو یہی واقع
ہوا تہا اور سبب ثانوی کچہہ بہی ہو اسبارہ مین آپکی تحریر دستخطی اولی موجود ہے اگر انکار ہوگا تو پیش
کیجائیگی اور اگر داخل نہین تو پہر دیگر نصوص بینہ قرآنیہ اس حدیث متفق کے معارض پڑتی ہین اور یہ آپکو
اقرار ہے کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ جملہ انبیا بلکہ تمام مومنین صلحا داخل ہین

صـ ۱۳۵ جلد ۱۵ - اشاعۃ الشبہ اس کا کیا جواب ہے جس سے توفیق ہو اور اگر حصر اضافی کہکر آپ تعارض کو دفع فرماوین تو گزارش ہے کہ آپ حصر کو اضافی کہتے ہین جو اک تاویل بعید اور حسب اقرار آپکے خلاف ظاہر ہے اور ہم کہتے ہین کہ حصر حقیقی ہی ہے جیسا کہ بظاہر متبادر ہے لیکن مریم وابن مریم مین جملہ کمل مومنین اور تیرا نکی ذریت جو مومنین کامل ہین داخل ہین واطلاق اسم الشئ علی ما یشابھہ فی اکثر صفاتہ ذائع حسن مسئلہ مسلمہ ہے پس یون بھی بین النصوص تعارض نہ رہا اور بخوبی جمع و توفیق ہوگئی پھر اس امام پر مسیح ابن مریم کے اطلاق مین جو حدیث مین وارد ہے

(۵) آپ کو کونسا امتناع شرعی پیش آگیا جو مکذب ہو گئے (۵) اسی کارڈ مین آپ بمبر ۲ لکھتے ہین خسوف وکسوف کی حدیث دارقطنی صحیح نہین ہے اور وقوع اُس کے مضمون کے مطابق نہین ہوا مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق کی تحریرات دیکھو - اقول اسپارہ مین چند سوال کئے جاتے ہین - امام محمد باقر علیہ السلام جو راوی اس حدیث کے ہین بالاتفاق ان آئمہ محفوظین اور محدثین سے ہین جو داخل عترت ہین اور تمسک کے بارہ مین بموجب حدیث ثقلین کی احد الثقلین ہین اور حسب الحکم حدیث سفینہ کے ان کی روایت صحیحہ پر عمل کرنا طوفان ضلالت سے بموجب نجات اور در صورت تخلف وہ تخلف سبب غرق ہی پس اس طوفان ضلالت کے وقت مین جو شخص اُنکی روایت مندرجہ کتاب معتمد دارقطنی جیسی پر عمل کرے وہ غرق ہوگا یا جو شخص اُس سے تخلف کرے بینوا توجروا - اور شرح طور پر بیان فرمایا

(۶) جاوے کہ مضمون حدیث کیا ہے اور وقوع کیونکر ہوا ہے - (۶) اس حدیث کا ارسال یا انقطاع جو کچھ ہو امام محمد باقر علیہ السلام کیطرف سے کسوجہ سے ہے - وثوق وصحت وشہرت حدیث اسکا سبب ہے یا ضعف حدیث بشق اول یہ حدیث کیون نہین بتسلیم کیجاتی ہی اور بشق ثانی امام محمد باقر علیہ السلام نے جو حدیثین مندرجہ نمبر پانچ کے مصداق مین اُنکی ضعیف خبر کو کیون روایت کیا اور پھر امام دارقطنی جیسے محدث نے جسنے صحیحین کو

+ حاشیہ شاید آپ کو یہ شبہ پیدا اسی واسطے رونق افروز ہوے جیسا کہ پسر نوح نے کہا تھا سآوی الی جبل یعصمنی من الماء مگر یاد رکھو کہ جواب اسکا یہی ہے لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم - منہ

بھی اعتقاد سے نہیں چھوڑا اُس نے اپنی کتاب میں جو معتبر بین المحدثین ہے کیوں داخل کیا۔ اور
اگر داخل بھی کیا تھا تو اُس کے ضعف پر جیسا کہ اُس کی عادت ہے اور نیز امام حدیث کا فرض منصب
ہے کیوں نہیں مطلع کیا حال آنکہ ہر ایک مومن پر خصوصاً ایسے امام فن پر تحقیق و تبین ایسی
حالت میں بحکم نص قرآنی واجب اور فرض ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین امنوا
ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ✣ (۷) جو پچاس سوالات آپ نے حضرت اقدس (۷)
مرزا صاحب کے الہامات پر کئے ہیں وہ اس پیشگوئی مندرجہ دار قطنی پر ہی وارد ہو سکتے ہیں
یا نہیں بشق اول اب تک آپ ایسی کیوں غافل رہے انہیں سوالات کو اس پیشگوئی مندرجہ
دار قطنی پر ہی وارد کر دیا ہوتا اور جو آپ صوفی عبد الحق اور مولوی ثناء اللہ پر حیلہ حوالہ
جوابہی کا کر رہے ہیں اُس سے بھی سستی چھوٹ جاتی اور بشق ثانی پر آپ ہی فرمائیے کہ
پیشگوئی مندرجہ قرآن مجید اب بھی صادق ہوئی یا نہیں قال اللہ تعالیٰ یقول
الانسان یومئذ این المفر یاد رہے کہ حسب ارشاد جل وعلا وقت خسوف اور کسوف
سے ایسے دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ انسان مخالف پر حضرت اقدس کی طرف سے وارد
ہوتے رہینگے کہ اسکو کوئی مفر نہ ملیگا تاکہ یہ پیشین گوئی مندرجہ قرآن مجید اتم درجہ پر
پوری ہوتی رہی (۸) اگر آپ کیطرف سے کہا جاوے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام محمد باقر (۸)
علیہ السلام کا ایک قول ہے تو یہ آپ کا عناد موجب انواع فساد ہے کیونکہ اول تو امام نے یہ
تصریح نہیں کی کہ یہ میرا قول بذریعہ الہام و کشف کے ہے ثانیاً ایسی عظیم الشان پیشگوئی جس میں
اجتہاد کو کسی طرح دخل نہیں اور جس سے ایک اہم مسئلہ مجددیت و مہدویت مہدی آخر الزمان
کا ثابت ہوتا ہے نہ نجوم و جوتش سے ہو سکتی ہے نہ رمل و جفر سے نہ قیاس و اجتہاد سے سوائے
مخبر صادق کے اپنی امت کے ایک رجل عظیم الشان مہدی کی نسبت ایسی پیشگوئی کون کر سکتا

✣ حاشیہ خود صحیح مسلم میں موجود ہے واعلم وفقك الله ان الواجب على كل احد عرف التمييز
بين صحيح الروايات وسقيمها وثقاوت الناقلين لها من المتهمين ان
لا يروى منها الا ما عرف صحة مخارجه والستارة فى ناقليه وان يتقى منها
ما كان منها عن اهل التهم والمعاندين من اهل البدع ۱۲ - منه

ہے اذ لا مجال للاجتہاد فیہ پس یہ اثر حکم مین حدیث مرفوع کے ہی رہیگا کما برہن علیہ فی محلہ اعنی علم الاصول۔ سلمنا لیکن ادنی درجہ یہ ہے کہ امام محمد باقر صاحب علیہ السلام کو ہی بذریعہ کشف و الہام صحیح کے یہ مضمون معلوم ہوا اور انکا الہام پورا ہو کر واقع بہی ہوگیا تو پہر اسکی تسلیم کرنے مین آپ کو کیا عذر ہے۔ (۹)

اگر مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق صاحب نے اس اجتماع خسوف و کسوف کا جواب شافی و کافی لکہا ہے تو پہر انکو حضرت مرزا صاحب سے دو ہزار روپیہ اشتہار کے لینے مین کیون تامل ہے اور آپنے اس انعام کے دلوانے مین کیون نہین کوشش کی۔ ایحضرت شیخ بطال صاحب یہ دونو صاحب تو اپنی تحریرون کو شائع کر کر پچہتا رہے ہین کیونکہ جو عوام کے ذہن مین ان کے علم کی نسبت کچہہ خیال بہی تہا وہ اس تحریر سے مثل حرف غلط کے سب حک ہوگیا ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد ٭ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ٭ ان بیچارون نے تو اپنے دل کے کچہہ بخار ان تحریرون سے نکال بہی لئے لیکن آپ سے تو اتنا بھی نہ ہوسکا ابہی تک انکی تحریرونکا حیلہ و حوالہ ہی کئے جاتے ہو شرم شرم افسوس افسوس۔ (۱۰)

بعض آپکے ہم مسلک جو کہتے ہین کہ یہ کسوف و خسوف جو امارۃ مہدی کی ہے اپنی تواریخ مقررہ اور اوقات مقدرہ مین نہین ہوگا بلکہ خلاف حساب نجوم و مخالف اوضاع مقررہ شمس و قمر کے واقع ہوگا اگر یہ جواب آپکے نزدیک صحیح ہو تو اولاً اسکا پتہ و نشان اصل الفاظ حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف سے ہی بحوالہ کتاب معتبر حدیث نقل فرما کر ممنون فرمائے کیونکہ آپ محدث جو ٹھیرے اور ثانیاً جو تعارض اس مضمون کا آیت ذیل سے لازم آتا ہے اسکو بہی دفع فرما کر توفیق و تطبیق بین المتعارضین کر دیجئے فرمایا اللہ تعالی نے وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ یعنی اور سورج چلتا ہے اور چلے گا ان مکانون مین کہ مقرر ہے واسطے اس کے یہ ہی اندازہ کرنا غالب جاننے والے کا اور چاند مقرر کر دین ہین ہم نے اسکی منزلین یہانتک کہ ہو جاوے مانند شاخ کہجور

سوکہی کے نہین سورج کہ لائق ہو واسطے اُس کے یہ کہ پالیوے چاند کو اور نہ رات آگے
ہونے والی ہے دن کے اور سب بیچ آسمان کے چلتے پہرتے ہین۔ پس جبتک نظام
دنیا کا قائم ہے اس کے برخلاف کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس آیت مین
اپنا قانون نظام دنیا کا جو کچہہ مقدر و مقرر فرما دیا ہے اُسکا کوئی دوسرا شریک تو نہین جو اُسکے
مخالف کرسکے صدق اللہ تعالی لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (۱۱) (۱۱)
ان البتہ بعض اخبارات انگریزی معتبر مثل پانیر و سول ملٹری گزٹ نے اس اجتماع خسوف و
کسوف کو متشکل باشکال عجیبہ و صور غریبہ کرکر لکہا ہے جس سے ثابت ہے کہ یہ خسوف و کسوف
ایک نئی شکل اور جدید ہیئت سے واقع ہوا ہے تو ایک طرح کا خرق عادت بھی اس اجتماع
مین حاصل ہوگیا اور پھر یہ کتنا بڑا خرق عادت ہے کہ ابتدائے پیدایش زمین و آسمان سے یہ اجتماع کذائی
ماہ رمضان المبارک مین کسی مبعوث من اللہ اور مہدی کی اثبات مہدویت کے واسطے واقع
نہین ہوا ومن ادعی فعلیہ البیان دیگر گذارش یہ ہے کہ اس بارہ مین آپ خود متکفل
جواب کیون نہین ہوتے جو حیلہ و حوالہ ثناء اللہ وغیرہ کا ہونے لگا باوجودیکہ اشاعۃ الشبہ جلد ۱۴
صفحہ ۱۲ مین یہ تمام کام آپنے خود اپنے ذمہ لیلیا ہی وہو ہذا (اس خدمت کو اسی عاجز کے سپرد
کردین اور خود اس سے سبکدوش ہو رہین خاکسار اُس کے الزام و افحام کے طریق سے بخوبی
واقف ہوچکا ہے آخر تک) آپ کی حرکات و سکنات مین ایسا تہافت اور تعارض
کیون ہے اور یہ حالت يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ابہی سے کیون پیدا
ہوگئی اب بہی تدبر سے اپنی حالت کی اصلاح کرو ورنہ ہلاکت درپیش ہے (۱۲) مہدی (۱۲)
خیالی کے بارہ مین جو احادیث وارد ہین وہ اکثر مجروح و مقدوح و مضطرب ہین الا ماشاء اللہ
اور صحیحین مین مہدی موعود خیالی کا کہین پتہ و نشان نہین پہر یہ احادیث ضعاف باوجودیکہ
متعارض و متناقض بہی ہین کیون تسلیم کیجاتی ہین باوجودیکہ لا المہدی الا المسیح
بن مریم بہی موجود ہے اور یہ حدیث دارقطنی جسکا مصداق بہی واقع ہوگیا اور مطابق
قرآن مجید بہی ہے اور کوئی دوسری حدیث اس کے متعارض بہی نہین اور تخمینا ایک ہزار
برس کی کتاب مؤلف مین وہ لکہی ہوئی تہی کیون نہین قبول کیجاتی تلک اذا قسمۃ

ضیزی شاید بہمین وجہ خود آپ بہی مہدی خیالی کے قائل نہ تہے اگر اس سے انکار
(۱۳) کروگے تو ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے (۱۳) آئمہ نقاد فن حدیث اور وہ بہی
دارقطنی جیسا امام ناقد بصیر فن حدیث کا علیم و خبیر جس حدیث پر سکوت کرے کیا ایسی حدیث
مسکوت عنہ آپکے نزدیک ضعیف ہوتی ہے اندرینصورت ان مقتداؤن آئمہ حدیث کا
کیا اعتماد اور اعتبار رہا بلکہ علم حدیث سے بموجب آپکے زعم کے امن جاتا رہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ کہ علم حدیث آپکے نزدیک سب گاؤ خورد ہوگیا اسبارہ مین جو کچہہ آپکا مختار ہو
(۱۴) مبرہن طور پر باتفاق علماء اصول حدیث بیان کیا جاوے۔ (۱۴) تعلیمات اسلامی خصوصا
اخبار پیشین گوئی مین محکمات اور متشابہات مثل آیات قرآنی کے دونون پائے جاتے ہین یا نہین
مراد سائل کی محکمات سے وہ نصوص ہین جو بدلائل واضحہ متعین المعنی ہون اور متشابہات سے
مراد ذوالوجہین یا ذوالوجوہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپکے نزدیک متشابہات کا رد کرنا طرف محکمات
کے ضروریات سے ہے یا ضرور نہین اور اس رد کے واسطے کچہہ رسوخ علم کا ہونا بہی ضروری ہے
یا نہین یعنی علاوہ راسخین کے عوام علما بہی اس تک پہنچ سکتے ہین اسباب مین جو کچہہ آپ کا
مختار ہو برہان سے بیان فرمایا جاوے و بشق ثانی آپ سے جواب طلب ہے ان شواہد عشرہ کا جو ہم
اول حصہ اعلام الناس مین لکہہ آئے ہین اور یہ بہی بدلیل بیان کیا جاوے کہ جب کوئی
پیشین گوئی ذوالوجہین و ذو معنیین کسی ایک وجہ پر واقع ہو جاوے تو اسکی تکذیب کی
(۱۵) کیا وجہ ہے (۱۵) اگر آپکے نزدیک حدیث دارقطنی ضعیف ہے یعنی اسناد کی
رو سے تو کیا مضمون حدیث بہی غلط ہے اندرینصورت آپ پر ضرور ہے کہ تغلیط مضمون کی
کسی واقعہ تاریخیہ معتبرہ سے ثابت کیجاوے کیونکہ بالاجمال مضمون حدیث کا قرآن مجید سورہ
قیامت مین بہی مذکور ہو چکا ہے اور یہ حدیث اس اجمال کی بیان واقع ہوئی ہے اور ضعف
اسناد حدیث کا مستلزم غلطی مضمون حدیث کو نہین ہوتا ہے کما لا یخفی علی ذوی البصائر
(۱۶) (۱۶) اس پیشین گوئی عظیم الشان کا تخمیناً تیرہ سو برس کے بعد واقع ہونا آپکے نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے یا نہین اگر ہے تو پہر حضرت مرزا صاحب کی مہدویت
بہی ثابت ہوگئی اور مخالفین اسلام پر بہی ثبوت حقیت نبوۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ

علیہ وسلم حجت روشن سے ہو گیا ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ۔ اور اگر
آپ اس پیشگوئی کے وقوع کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تسلیم نہین کرتے
تو کیا وجہ کوئی وجہ اس کی نہین معلوم ہوتی کیونکہ اگر تسلیم ہی کیا جاوے کہ یہ پیشین گوئی حدیث
مرفوع حکماً نہین ایک الہام یا کشف واضح امام محمد باقر علیہ السلام کا ہے لیکن یہ تو مسلمات
سے ہے کہ کرامت کسی ولی یا امام امت کی جو متبع اپنے نبی کا ہوتا ہے معجزہ نبی کا
ہی ہوا کرتا ہے تو پھر بہی معجزہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گیا اور پھر ہمان آش در
کاسہ لازم آیا یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب کی مہدویت بہی اس سے ثابت ہو گئی ورنہ نشان
کسی دوسرے مدعی مہدویت و مجددیت کا معہ سامان تجدید دین کے اس صدی چہاردہم مین بتلاؤ
جو آپ کو بھی مسلم ہو اور یاد کرو حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی
رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (۱۷) بعض آپ کے ہم مسلک
کہتے ہین کہ یہ اجتماع خسوف و کسوف رمضان مین جو ہوا اگر ہم تسلیم بہی کر لین
کہ مہدی موعود کی امارات بینہ سے ہی ہے مگر اس سے یہ کب لازم آیا کہ مرزا صاحب ہی مسیح
موعود ہین ہو سکتا ہے کہ مہدی موعود پیدا ہو گئے ہون اور چالیس برس کی عمر مین دعوائے
مہدویت کرین ۔ اگر آپ بہی اس قول مین اُن کے شریک ہین تو پھر فرمائے کہ اس حدیث
متفق علیہ کے کیا معنی ہون گے اِنَّھُمَا لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ ۔
اور ہمارے مسلک پر تو مطلب صاف ہے کیونکہ یہ دونون نشان خسوف و کسوف حسب
احادیث صحاح کے واسطے تخویف و انذار اہل طغیان و عصیان کے ظاہر ہوتے ہین تو واسطے
فیصلہ کرنیکے درمیان مہدی موعود اور اس کے مخالفین معاندین و مکفرین کے واقع ہوئے جنسے مخالفین
معاندین کو تخویف و انذار حاصل ہو اور لام انتفاع سے جو اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا آیتین مین
واقع ہے بحق مہدی موعود فیصلہ ہونا ثابت ہوا وہو المدعا ۔ اہل عقل جانتے ہین کہ ہر ایک ذرہ
ذرات صحیفہ کائنات کا اللہ تعالیٰ اور اس کے راستہ کیطرف طرح طرح سے رہبری کر رہا ہے
؎ ففی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد **تنبیہ**
ناظرین غور فرماوین لفظ ان لمہدینا مین جو اشارہ کرتا ہے اس بات پر کہ اس امت میں

رواہ الحاکم فی المستدرک نقلت من عینہ منہ

(۱۷)

مہدی یعنی مجدد کثرت سے ہون گے لیکن ہمارا مہدی جو ایک شان خاص کے ساتہ موعود ہے
جسکو ہم بسبب عظمت شان کے اپنی طرف منسوب کرتے ہین اُسکی ثبوت حقیت کے لئے دو
آسمانی نشان ہین آخر حدیث تک - (۱۸) اسباب انقلابات اور موجبات تغیرات (۱۸)
عالم کے آپکے نزدیک صرف وہی اسباب ہین جو فلاسفرون اور نیچریون کے نزدیک ہین
یا خیر و شر ہدایت و ضلالت ایمان و عصیان بنی آدم اور ملکین کو بہی اُسمین کچہہ دخل ہے
بشق اول اُن نصوص بینہ کے کیا معنی ہون گے جنمین ان تغیرات اور حوادث کو مربوط
کیا ہے بما کسبت ایدی الناس کے ساتہ - اور بشق ثانی جب کہ یہ اجتماع
خسوف و کسوف کا بموجب ایما اور منشا حدیثون کے تہدید شدید کے ساتہ مخوف اور
منذر ہے تو پھر آپنے باوجود دعوے اتقا و علم کے اس نزاع عظیم الشان بین المسلمین مین
جو آپ کیطرف سے واقع ہو رہا ہی خوف و خشیت الٰہی پیدا کر کر خود تدبر اور غور کیون نہین
کیا اور بعد تخویف آسمانی کے بہی اس میدان کربلا مین اب خائف اور متقی ہو کر داخل نہ ہوے

کور کورانہ مرو در کربلا تا نیفتی اے حسین اندر بلا

پھر حیلہ و حوالہ مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق پر کیون کیا باوجودیکہ بانی مبانی ان سب
نزاعون کے اصل مین آپ ہی ہین اور اس خدمت کا عہدہ صرف آپ ہی کا فرض منصب اور
ڈیوٹی ہو گیا ہے پھر یہ حیلہ و حوالہ کیون ہے ولنعم ما قیل ؎ کار پاکان روشنی و گرمی ست ؛
کار دونان حیلہ و بیشرمی ست ؛ (۱۹) آپکے نزدیک اصطلاحات حدیث مثل صحیح حسن ضعیف (۱۹)
وغیرہ کے اپنی اپنی شرائط قرار دادہ کے بموجب باعتبار اسناد کے ہین یا جو حدیث باعتبار
اسناد کے غیر صحیح ہو وہ نفس الامر مین بہی غلط یا موضوع ہو جاتی ہے - بشق اول کب ضرور ہے
کہ غیر صحیح حدیث متمسک بہانہ ہو احادیث حسان بلکہ بعض کے نزدیک احادیث ضعاف
پر بہی دار و مدار اکثر حصہ اسلام کا ہے اور اکثر فضائل احکام اسلامیہ منوط باحادیث ضعاف ہی
ہین جو واسطے نجات آخرت کے اُنپر جمہور اسلام کا عمل درآمد ہو رہا ہے پہر آپکا اس حدیث کو یہ
کہدینا کہ غیر صحیح ہے ایک دجل عام فریب ہے یا نہین ہے ذرہ انصاف
اور تقوی سے اسکا جواب دو - اور پھر یہ بہی لحاظ رہے کہ متکلمین نے جو مسئلہ مہدی کو عقاید

مین داخل کرلیا ہے اسکی احادیث پھلے آپکے نزدیک ضعیف نہین - اور بسبق ثانی تمام آئمہ محدثین جنہون نے اپنی کتب حدیث مین احادیث حسان اور ضعاف کو پہر کر رکہا ہی آپکے نزدیک مرتکب صدہا محرمات کے ہوگئے کیونکہ بحسب زعم آپکے انہون نے صدہا حدیثین غلط یا موضوع کہا بوجہ مین درج کین جس سے تمام امت اغلوطات مین پڑگئی لیکن یہ تو باتفاق غلط ہے تو پس معلوم ہوا کہ آپنے ابتک ان اصطلاحات حدیث کو نہین سمجہا اور نہ ان اسرار اور معارف تک آپکا فہم پہنچا ہے جنکے سبب آئمہ حدیث احادیث ضعاف کو اپنی کتب مین لائے ہین

ای شیخ بطال اسناد کے ضعف سے مضمون حدیث کا ضعف یا غلط ہونا کب لازم آتا ہے جائز ہے کہ وہ مضمون ایسا واقعی ہو کہ وافقات یقینیہ اسکی شہادت دے رہی ہون اور نیز جائز ہے کہ عقل اس کے حسن وصدق پر قطع واجب کرتی ہو اور نیز جائز ہے کہ اسکا صدق کسی علم یقینی ریاضی جاگرفی ہیئت وغیرہ سے ثابت ہو اور نیز جائز ہے کہ **قرآن مجید** اسکا مصدق ہو اور نیز جائز ہے کہ الہام وکشوف اولیاء امت یا تجربہ وتاریخ معتبرہ اس کی مصدق ہوگئی ہون جیسا کہ ریویو **براہین** مین الہام کی نسبت تو آپ بہی اس کے مقر ہین وغیرہ وغیرہ یہی وجہ ہے کہ جملہ آئمہ کبار محدثین احادیث ضعاف کو اپنی مؤلفات مین لائے ہین انکا یہ فعل پر از حکمت لغو یا حرام نہین ہوسکتا جیسا کہ آپکے مسلک کے بموجب لازم آتا ہی اور اس امر کی مثالین تو بہت کثرت سے پائی جاتی ہین کہ کوئی حدیث ایک اسناد سے ضعیف ہے بلکہ موضوع ہی دوسری اسناد سے صحیح یا حسن ہوگئی ہے پھر جبکہ غیر صحیح حدیث کی یہ شان ہی جو بطور اختصار اوپر لکہی گئی تو اب آپ کا اس حدیث دار قطنی کو غیر صحیح ٹھکرا دینا ایک فریب اور دجل عظیم نہین تو اور کیا ہے (۴۰) جس حدیث کی تضعیف پر آئمہ فن نے سکوت کیا ہی متاخرین جو کتب اسماء الرجال کو دیکہکر حدیث پر جرح و قدح کردیتے ہین کیا متاخرین کی اس جرح وقدح سے وہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے اور کیا ہم آئمہ فن حدیث پر یہ تہمت لگا سکتے ہین کہ باوجود مجروح ہونے رواۃ کے انہون نے ضعف حدیث پر اطلاع نہین دی اور باوجود مقتدا اور امام فن ہونیکے اپنے فرض منصب کو ادا نہین کیا یا درصورت سکوت آئمہ فن یہ سوء ظن انپر نہین کرسکتے اگرچہ کوئی راوی اسناد کا ضعیف ہی بکل آوے کیونکہ آئمہ فن نے جس حدیث

کے اظہار ضعف سے سکوت کیا ہی انہون نے دیگر قرائن اور ادلہ سے اُسکی تصحیح کرلی ہی ورنہ ہرگز
سکوت نہ کرتے بشق اول ہم کہتے ہین کہ بعض روات اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی
صحیح بخاری کے بہی ایسی مجروح ہین کہ زیغ مذہب خروج یا رفض مین مطعون ہین پہر
بغیر اختیار کئے ہوے شق ثانی کے کیا وجہہ وجیہہ ہے جو اصح الکتب اپنی مرتبہ اصحیت
پر باقی رہی بینوا توجروا (۱۴) آپکے نزدیک مسیح موعود یا مہدی مسعود جو آنیوالا ہے
اُسکی تصدیق نظریات سے ہی یا بدیہیات سے بشق اول بیان فرمایا جاوے کہ اُس کے حصول تصدیق
کے واسطے کون کون سے اصول اور قواعد یعنی مقدمات ہین جنکی ترتیب سے یہ تصدیق نظری
حاصل ہوجاوے اور جبکہ آپکا مسیح موعود اور مہدی خیالی آویگا تو اُسکی تصدیق آپ کیونکر
حاصل کرینگے کیونکہ آپنے نہ مسیح کو حیات اولی مین دیکہا ہے جو پہچان سکین اور نہ مہدی
کے لئے کوئی ایسا معرف جامع و مانع موجود ہے جس سے ہمکو اُسکا تصور حاصل و معلوم ہوجاوے
یہ امر مبرہن طور پر بیان فرمایا جاوے کیونکہ ابھی تک آپنے رسائل اشاعۃ الشبہ مین کوئی بیان جامع
و مانع معلوم تصوری یا تصدیقی ذکر نہین کیا جسکے ذریعہ سے مسیح موعود اور مہدی مسعود
خیالی کی تصدیق منتظرین کو اپنے وقت پر معلوم و حاصل ہوجاوے اور یہ بہی ارشاد ہو
کہ اسوقت مین آپ دوسرے لوگون کو نظر و غور کرنے سے کیون روکتے ہین کیونکہ اسصورت
مین تو تصدیق اُسکی نظریات سے ہے جسکے مکلف سب اہل عقل ہین بلکہ آپ جیسے رفارمر پر تو
ضروری تہا کہ سب کو نظر و غور کرنیکی تاکید فرماتے آپنے اول سے اول بلا غور فتوی تکفیر کا
لکہہ مارا اور بغیر نظر و غور کئے ہوے مَنَّاعٌ لِّلْخَيْرِ ہوگئے سلمنا کہ آپنے نظر و غور کرلیا تھا
تو بھی جائز ہے کہ بسبب نظری ہونے مسئلہ کے آپ صواب پر نہون اور آپکو خطا
ہوگئی ہو اور مخالفین آپکے مصیب ہون یہ تو ادنی درجہ ہے ورنہ ہم کہتے ہین کہ جن عوام و
خواص علمانے تصدیق کرلیا ہی وہ اپنی تصدیق مین بالضرور مصیب ہین کیونکہ اُنہون نے بعد نظر اور غور
کامل کے تصدیق کی ہے کیونکہ انسان کی جبلت ہے کہ کسی مسئلہ نظری کو جو جدید پیش آجاتا ہے
اُسکو بعد نظر اور غور کامل کے ہی قبول اور تسلیم کیا کرتا ہے نہ بلا تامل ہان انکار مین البتہ یہ صورت
پیش آجاتی ہے کہ نظر اور غور کامل اکثر نہین کیجاتی دیکہو تمام انبیاء اور اُنکے مخالفین کی

ہوا سخ عمری کو سلمنا کہ مصدقین اپنے اجتہاد مین خطا پر ہین لیکن وہ جناب الٰہی مین ماخوذ نہ
ہون گے کیونکہ انہون نے مخبر صادق کی ایک پیشین گوئی کو بعد نظر کامل کے تصدیق کیا،
اور مخالفین نے اسکی تکذیب بلا تامل کردی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ
يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ
اور بشق ثانی یعنی اگر بدیہی ہے تو پھر اُس کی تصدیق کے واسطے تکلف ہونیکے کیا معنی
کیونکہ بدیہیات کی تصدیق و تسلیم مین کوئی اجر و ثواب نہین ہوتا ہے دیکھو چاند سورج
و آسمان جو مشاہد ہونیکے سبب بدیہی ہین اُنپر ایمان لانے سے کچھ اجر و ثواب نہین ہے
اور اسصورت مین یہ بھی سوال ہے کہ جملہ انبیا حتی کہ سید الانبیاء کی تصدیق تو نظریات مین
داخل رہی مسیح اور مہدی کی تصدیق بدیہیات سے کیونکر ہوگئی ہیہوا توجرو (۴۳) اسناد
اس حدیث کی جملہ طرق کا آپنے استقرا کرلیا ہے یا نہین بشق اول ہر ایک طریق اسناد کو مفصلاً
طور پر مفصل بیان فرمایا جاوے اور جرح و توثیق رواۃ کو مشرح کیا جاوے تا کہ ضعف حدیث کا واضح
ہوجاوے جمع الکرامہ مین تخریج اس حدیث کی نعیم ابن حماد اور ابو الحسن خبری اور حافظ ابو بکر ابن احمد
بن الحسن اور بیہقی کیطرف منسوب کی ہے انہین محدثین کے طرق اسناد کو مع جرح و توثیق رواۃ
بیان فرمایا جاوے۔ اور بشق ثانی آپ اسکی ضعف کا حکم باوجود سکوت امام فن کے کیونکر
لگا سکتے ہین کیا آپ کی حدیث دانی امام دارقطنی صاحب سے بھی بڑھی ہوئی ہے اے شیخ
بطال اگر آپ سے کسی ایک حدیث کی بھی اسناد مع جرح و توثیق رواۃ اسناد مندرجہ حدیث
دریافت کی جاوے تو زبانی ہرگز ہرگز بیان نہ کرسکین گے اگر آپ کو دعوی ہو تو ایک جلسہ منعقد
کیجئے حاجز اس جلسہ مین صحاح ستہ مین کی کسی ایک حدیث کی اسناد آپ سے دریافت کرینگا
اگر آپنے بشرح صدر بیان فرمادی تو مین اقرار کرتا ہون کہ آپ کو محدث جانکر حدیث
متنازع فیہ کا ضعف آپکے ہی حکم سے تسلیم کرلون گا اور دس روپے شکرانہ
مین پیش کرونگا اور اگر آپ سے ایک حدیث کی اسناد بھی بیان نہ ہوسکی جو بشرح صدر ہو
تو آپ کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مجھسے محدثانہ طور پر ایک حدیث بھی نہین آتی انگلی کاٹ

کرسیدون مین داخل ہوگیا ہون اور ناحق کسی کو سارٹیفکیٹ مولویت کا اور کسی کو منشی گری کا اور
کسی کو شیخ العرب والعجم کا خطاب دیرہا ہون اور اگر آپ سے اس امر کی عہدہ برائی نہ ہوسکے تو حضرت
شیخ العرب والعجم سے ہی اس سوال کا جواب طلب فرمایا جاوے اور اگر وہ بھی عہدہ برآ نہو سکین تو
پھر آپکو ضرور ہے کہ جن احادیث پر آئمہ فن نے سکوت کیا ہو انکی تضعیف سے باز رہو اور شرم وحیا
کو جو جزو ایمان ہے ترک نکرو اور اگر کہو کہ بعد تدوین کتب حدیث کے جو آئمہ فن انجام
دیچکے ہین ہمکو اسناد کا یاد کرنا کچھہ ضروری نہین ہے صرف تبرک کے طور پر کتب مؤلفہ کی اسناد
کسی عالم محدث سے لینا کافی ہے تو یاد رکھو کہ پھر تمکو یہ منصب بھی ہرگز ہرگز حاصل نہین ہوسکتا کہ جس حدیث
پر آئمہ فن نے سکوت فرمایا ہے اُسکی تضعیف اپنے حکم سے کردو (۴۳) مہدی موعود کا بنی فاطمہ
سے ہونا آپکے نزدیک ضروری ہے یا نہین بشق اول اُن احادیث کی کیا تاویل ہے
جنمین **مہدی کا بنی عباس سے ہونا** معلوم ہوتا ہے جو تاویل علماء سابق کرگئے ہین
وہ تسکین بخش نہین ہے اور پھر یہ سوال ہے کہ اُسکا بنی فاطمہ سے ہونا صرف بذریعہ سلسلہ احادیث
کے ہی کافی ہے یا سلسلہ آبا مین بھی ضروری ہے کہ بنی الحسین سے ہو اور یہ سلسلہ نسب اُس کا
جو تیرہ سو یا چودہ سو برس یا زائد کا ہوگا کسی دلیل قطعی سے معلوم کیا جاویگا یا صرف بذریعہ اخبار و تواریخ
احاد ظنیات یا شکیات سے ہی ہوگا یا خاص لوگو پر وحی والہام ہوگا کہ یہ مہدی بنی فاطمہ یا بنی عباس
سے ہے اور عام کے واسطے آسمان سے آواز مین آوینگی کہ یہ مہدی بنی فاطمہ یا بنی عباس سے
ہے یا ثبوت مہدویت سے ہی ثبوت نسب مانا جاویگا یا کوئی ایسی تاویل کی جاویگی جیسا کہ بعض
صحابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور اُنکی ماں کو اہلبیت مین سے شمار کرلیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اشعریون کے واسطے فرمادیا **فهم منی وانا منهم** دیکھو صحیح مسلم اور اسی طرح کا
کلام حضرت سلمان کیواسطے بھی فرمایا گیا ہو اسبارہ مین جو کچھہ آپنے تحقیق کرلیا ہو شرح بیان
فرمایا جاوے پھر ان احادیث متعلقہ نسب مین جو اضطراب ہے تو یہ احادیث مضطربہ کیونکر قابل
تمسک و استناد کے ہوسکتے ہین کیا ایسے ہی اضطرابون کا نام آپنے تواتر رکھا ہو جسکو امام شوکانی
نے بھی تواتر قرار دے لیا ہے حیث قال **فتقرر بجمیع ما سقناه فی هذا**
ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة اور واضح ہو کہ ہم کو احادیث

مہدی کے متواتر ہونے مین کلام ہی نہ اُن کے صحیح ہونے مین جو بعض محدثین کے نزدیک ہین
اور بشق ثانی اُن احادیث کو جو اُن کے نزدیک متواترات سے ہین کیا کیجیے گا اس سوال
کا جواب محققانہ دیا جاوے نہ مقلدانہ بتقلید امام شوکانی وغیرہ کے (۲۴) وقت مباحثہ بٹالہ
جو آغاز سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوا تھا اور آپ نے اُسکو ناتمام چھوڑ کر فرار کیا تہا چند مطالبات عاجز نے
کئے تھے انکا جواب باوجود گذر جانے مدت دراز کے آجتک آپسے نہین ہوسکا اس خط مین
بالفعل برائے یاد دہانی جناب کے صرف ایک ہی مطالبہ نمبر ۲ منجملہ اُن کے لکہا جاتا ہی باقی
پھر سہی یار باقی صحبت باقی اور وہ یہ ہی کہ آپ نے کسی مجدد مشخص خاص زمانہ ماضی کا نام جو
اُن علامات[1] اور اوصاف مذکورہ کے ساتہ ممتاز و متصف ہو ذکر نہین کیا جو عاجز کو اس نظر کرنیکی
گنجایش ملتی کہ علماء معاصرین نے اُسکی تکفیر و تضلیل کی ہے یا نہین لہذا آپ پر یہ امر ضروری ہے
کہ اُس مجدد کی تعیین فرماوین اور اُس کی مجددیت کے مدعی بنین تاکہ اُسکی تجدید مین بھی نظر کیجاوے
اور پھر اُس کے معاصرین علما کیطرف سے جو اُسکی تکفیر و تضلیل اگر ہوئی ہو نظر ڈالی جاوے اور پھر
دربارہ ثبوت ولایت و مجددیت اُسکا مقابلہ مجدد حال مختلف فیہ سے کیا جاوے۔ اور یہ بھی ضرور
تحریر فرمائے کہ اُس مجدد کا کمال ایمان و ولایت و نیز کمال اسلام آپکو کیونکر متیقن ہوا آیا آپکو
اُسکی تجدید اور ولایت کی نسبت وحی و الہام ہوا ہے یا کسی اور دلیل ظنی یا یقینی سے اُس کے
کمال ایمان اور اسلام کا تیقن تا وفات اُس کے حاصل ہوا وہ دلیل ظنی یا یقینی کونسی ہے۔
یا صرف ابتداءً حسن ظنی کے طور پر اُسکی ولایت اور مجددیت کو تسلیم کیا گیا اور پھر بعد ظہور دیگر
قراین اور ادلہ کے اُس کی مجددیت مرتبہ یقین قطعی کو پہنچگئی فقط

اے ناظرین غور کرنیکی جگہ ہے کہ قریب تین سال کے گذر گئے کہ عاجز نے حضرت شیخ
بطال سے پانچ مطالبات کئے تہے منجملہ اُن کے ایک یہ بہی مطالبہ تھا مگر آجتک اس ایک
مطالبہ کا جواب بہی شیخصاحب نے عطا نہین فرمایا معہذا نام اُس مباحثہ کا بطور عنوان کے یون
قائم کیا ہے (بٹالہ کا مباحثہ اور اُس سے ایک حواری یعنی عاجز کی گریز) ناظرین منصفین تو خوب
سمجھگئے ہون گے کہ گریز کس کی جانب سے ہی۔ اگے رمین دجال صاحب کی تحریفات جو عاجز کے
خطوط مبالغہ مین کین ہین اُسکی خبر انشاء اللہ تعالے آیندہ لیجاویگی باوجود اس لیاقت اور استعداد علمی کے

[1] یعنی وہ علامات و اوصاف خاصہ مجدد کے جو شیخصاحب نے اپنے خط مین لکھی تھی ۱۲ منہ

اب پھر مباحثہ کی درخواست ہے **شرم شرم شرم** لیکن عاجز تاہم بعد جواب باصواب
خط ہذا کے حاضر ہے امرتسر یا لاہور تشریف لے آئے اور واضح خاطر عاطر ناظرین ہو کہ حصہ
پنجم **اعلام الناس** یعنی ازالۃ الغین المعنوی عن عین المکفر البطالوی ہمارے پاس
طیار رکھا ہوا ہے لیکن جب کہ شیخ **بطال** نے ہماری ایک رسالہ کا جواب بھی باوجود انقضاء مدت
قریب پانچ سال کے نہین دیا تو پھر ہم اسکو شایع کر کر کیا کرینگے جو رسائل ہمارے دیگر علماء
مخالفین کے مقابل مین لکھے گئے ہین ہم اُس کا جواب شیخ بطال سے طلب نہین کرتے
اُن کی مخاطب وہی علماء مخالفین سہی لیکن جو رسایل خاصکر **اس بطال کے ابطال** مین
لکھے گئے ہین انکو یا تو تصدیق کرے ورنہ درصورت تکذیب بدلائل جواب لکھے (۲۵) (۲۵)
بشارات حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب بیبل مین باوجود محرف ہونیکی ابتک
پائی جاتی ہین اور ابتک اپنے باب مین بہت روشن اور واضح ہین پھر ہمارا سوال یہ ہے کہ علماء
یہود و نصاری کو اُن بشارتونمین کیا کیا شبہات پیش آئے تھے جو انکو تصدیق نبوت حضرت
رسالت مآب سے مانع رہی اور وہ کون کون سی شبہات ہین جو ابتک تصدیق نبوت حضرت
خاتم النبین سے اُنکے سنگ راہ ہین اُن شبہات مین سے چند شبہات بیان فرما کر انکا دفع فرمایا جاوے
اور علی ہذا القیاس حضرت عیسی کی نبوت مین جو جو شبہات یہود کو وارد ہوئے انکی تقریر کر کر
بھی انکا دفعیہ کیا جاوے تاکہ اس امت کیواسطے ایک جنرل رول ہاتھ آجاوے جس سے
پیشگوئیان حضرت مخبر صادق کی تصدیق مین غلطی واقع نہ ہووے ہماری علت غائی **مسیح
موعود** اور **مہدی مسعود** کی تصدیق سے صرف اندنون مجددونکی تصدیق
ہی نہین بلکہ مقصود اعظم تو اس جملہ مناظرات اور اختلافات سے یہ ہے کہ ہماری مخبر صادق علیہ السلام
نے جو قیامت تک کے امور مہمہ بطور پیشگوئی ارشاد فرمائے ہین انکی تصدیق ہو جاوے لہذا اس
جنرل رول کے وضع سے آپکو بڑا اجر اور ثواب ہوگا اور نیز امت پر آپ کا احسان ہوگا ورنہ
یاد رکھو کہ ایدہر سے تو جملہ اصول اور قواعد ایسے ممہد ہو چکے ہین کہ درصورت آپکی تکذیب کے
آپ کو بجز حسرت اور افسوس کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا (۲۶) بذریعہ دریافت کرنی مجہولات (۲۶)
کا آپکے نزدیک بھی معلومات ہی ہونگے کیونکہ کشف والہام تو خواص کو ہی ہوا کرتا ہے

نہ ہر ایک شخص کو پہر آپ کے نزدیک کونسی ایسی معلومات خاصہ ہین جنکی ذریعہ سے مسیح موعود اور مہدی منتظر کی تصدیق جو مجہول ہی معلوم ہو سکتی ہو پچہلے تمام مقتدا آئمہ حدیث اور علماء کبار نے تو سوا دیگر علامات کثیرہ کے اپنی اپنی کتابون مین جو عربی فارسی اردو زبان مین لکہی ہوئی ہین ایک بڑی علامت عظیمہ اس **اجتماع خسوف وکسوف** کو بموجب حدیث کے قرار دیر کہا تہا جسکو آپ نے رد کر دیا اور تمام محدثین اور علماء کبار کو جنہون نے اسکو ایک نشان عظیم الشان مقرر کر رکہا تہا انکا خطاء محض پر ہونا مان لیا استلزاماً ہی سہی العجب کل العجب کہ قبل وقوع اس نشان عظیم الشان کے اکثر علما جلسون مین بیان کرتے تہے کہ مہدی موعود کی تصدیق دعوے کیلئے یہ نشان بہی واقع ہوگا لیکن جب یہ نشان واقع ہو گیا تو اب مخالفین علماء نے اس نشان کے ذکر کرنیسے بہی مہر سکوت اپنے منہ پر لگالی ہے اور مصداق **کَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ** کے بنگئے ہین اے **شیخ بطال** نشانون کی تکذیب مین یہی تو طریقہ یہود کا تہا فرمایا اللہ تعالی نے **وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ** ۔ وغیر ذلک من الآیات الکثیرۃ آمدم بر سر **مطلب** ای شیخ صاحب آپ پر اب ضروری ہے کہ کسی اور جنرل رول کی تجدید فرمائی جاوے ورنہ بہلا وزہ انصاف تو فرمائیے کہ پچہلے علماء محدثین کا سب ساختہ پرداختہ تو آپ نے رد کر دیا اور کوئی جدید تجویز کسی قاعدہ اور اصل کی اس کے عوض مین ابہی تک آپنے ارشاد نہین فرمائی تو **ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا** کے مصداق مین آپ داخل ہوئے یا نہین بینوا توجروا

(۴۷) خروج یاجوج ماجوج کا جو علامات مہدی و مسیح موعود سے تہا کامل طور پر واقع ہو رہا ہے چنانچہ عاجز نے اپنے رسائل مثل **القسطاس المستقیم** وغیرہ مین کتب بیبل اور تواریخ وغیرہ سے ایسا ثابت کر دیا ہے کہ اب خروج انکا بمنزلہ مشاہدہ کسوف اور خسوف واقعہ کے ہو گیا ہے بلکہ ایک وجہ کر کر خسوف اور کسوف سے بہی زیادہ ہے کیونکہ وہ تو ایک دفعہ واقع ہو چکا اور ماضی ہو گیا لیکن یہ خروج یاجوج و ماجوج کا ہر وقت مبصر اور مشاہدہ ہو رہا ہے اب سوال یہ ہے کہ خروج یاجوج و ماجوج مین جو احادیث صحاح وارد ہین کیا وہ بہی آپکے نزدیک مثل حدیث کسوف و خسوف کے غیر صحیح ہین ہان مجہے خوب یاد آیا کہ ان یاجوج ماجوج کے

کان اتنے بڑے بڑے نہین ہین جو ایک کان کو لحاف بنالین اور دوسرے کان کو بچھونا اور تیسرے اُن کے قد و قامت درخت اوز کی برابر نہین وغیر ذلک من الصفات الواردۃ اور النصوص تحمل علی ظواھرھا قاعدہ مسلمہ ہے لہذا خواہ قرآن مجید کے سیاق و سباق سے انکی موقع اور محل کا ثبوت دیا جاوے تو بھی تسلیم نہین ہوگا - خواہ بائبل اور تواریخ معتبرہ سے ثبوت دو تو بھی قبول نہین تفاسیر سے ثابت کرو تو بھی نہین مانا جاویگا جغرافیہ پیش کرو تو بھی وہی لاتسلم موجود ہے کتب طبیات نظیریہ مثل تذکرہ داؤد انطاکی یا مفرح القلوب کا حوالہ دو تو وہی لاتسلم موجود ہے علم النساب سے ثابت کرو تو بھی نہ مانا جاویگا انا للہ وانا الیہ راجعون ای شیخ بطال اگر ایسی ہی ظاہر پرستی الفاظ کی رہی تو پھر الکذین تکذیب قرآن مجید کی بھی تو کردیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کوئی کافر نہا تھی کیسی سونڈ والا نہین گزرا پھر سلسلہ علی الخرطوم نعوذ باللہ غلط ہوگیا علی القیاس صدہا وہ مجازات جسکو ہمنے مفصل طور پر تحذیر مین بیان کیا ہے سب غلط ہوگئے بلکہ اکثر علوم مثل علم تشبیہ استعارہ اور علم امور عالم مثال و برزخ و عالم تعبیر رویا سب ضائع ہوگئے - پھر اب مین دریافت کرتا ہون کہ اس تمہ چار پانچ سال مین تو نے اپنے اشاعت الشبہ مین دین باب کیا کیا تحقیق کیا ہے کچھ تو اس خط کے جواب مین محرر کردے یا اس خط کے جواب مین بھی صوفی عبدالحق اور ثناء اللہ کا ہی حیلہ و حوالہ کیا جاویگا تیری مثل اب وہی ہوگئی ہے کہ کسی صاحب زادے کو اسکی والدہ ملا کے پاس واسطے پڑھانیکے مکتب مین لیگئی ملا نے لڑکے کا نام ہرچند دریافت کیا مگر انمین قوت نطق کب تھی جو جواب دیتے بالآخر بسود کر اور رو کر کہتے ہین کہ نام تو وہ ہی بتلا دیوینگی - مجھکو تعجب آتا ہے اُن بقیہ خریداران اشاعت الشبہ سے کہ کس علم کی تحصیل کے واسطے ابھی تک وہ اشاعت الشبہ کو خریدے چلے جاتے ہین سوا سب دشنام اور الفاظ کذاب دجال کادیانی وغیرہ کے کون کونسی بحث علمی اب اس مین درج کی جاتی ہے ای شیخ بطال اب بھی سمجھ جا اور ایسی حرکات سے باز آجا ورنہ تیرے واسطے بڑی خواری اور ذلت درپیش ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ مراد ہلاک سے صرف یہ مراد ہے کہ شیخ بطال کے ایسے

کوئی دلیل نہیں ہے یہ احتیاطاً عرض کیا گیا ہو مبادا کہیں عدالت میں ناشنی ہو کر اور ناکامی اور رسوائی حاصل کرو فقط (۴۸) آیات مجمل قرآن مجید کا بیان حدیث ضعیف سے ہو سکتا ہے یا نہیں بشق اول سلمنا کہ حدیث دار قطنی در بارہ خسوف و کسوف غیر صحیح ہے خواہ حسن ہو یا ضعیف ہی سہی سوال یہ ہے کہ یہ حدیث مبین آیت **خسف القمر وجمع الشمس والقمر** کی آپکے نزدیک ہو سکتی ہے یا نہیں شق اول تو عین مدعا ہے اور آپکے لئے آیت **یقول الانسان یومئذ این المفر** بھی موجود ہے اور بشق ثانی کیا وجہ وجیہہ اسکی ہے کہ دوسری تفسیریں باوجود اُن کے مخالف ہونے کے دلائل قطعیہ عقلیہ کے ساتھ اس حدیث پر (جو مفسر اور مبین مجمل قرآن کے واقع ہوئی ہے) مقدم کیجاویں خصوصاً جبکہ امام دار قطنی نے اپنے سکوت سے اس حدیث کی صحت کیطرف بھی اشارہ کر دیا ہے اس مسئلہ کو بھی دلائل واضحہ سے بیان فرمایا جاوے مع نقض اُن دلائل کے جو حضرت اقدس **مسیح موعود علیہ السلام** نے رسالہ **نور الحق** حصہ دوم میں تحریر فرمائے ہیں (۴۹) جبکہ ثبوت کسی شئے کا کسی دلیل روشن سے ہو جاوے تب بھی اُس کی تصدیق کے لئے آپکے نزدیک حالت منتظرہ ہے باقی رہتی ہے یا نہیں باقی رہتی اور ضرورت کثرت ادلہ یا تمام اُسکی ادلہ کی نہیں ہوتی ہے۔ بشق اول صحابہ سابق الایمان جنھوں نے بڑے جوش اور اخلاص سے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاً ہی تصدیق کر لیا تھا اور جملہ دلائل النبوۃ کے واقع ہونیکا انتظار کیا تھا کیا وہ آپکے نزدیک غلطی پر تھے کیونکہ صدہا دلائل النبوۃ اون کے ایمان لانے کی بعد واقع ہوئیں بلکہ ہر زمانہ میں اب تک واقع ہوتی ہیں اور قیامت تک واقع ہوتی رہینگی اور پھر ان سابق الایمان صحابہ کی فضیلت اُن لوگوں پر جو بعد دیکھنے بہت سے دلائل النبوۃ کے ایمان لائے عند اللہ کیوں محقق ہو گئے۔ اور بشق ثانی باوجودیکہ آپنے بہت سے دلائل سے اس امام کی مجددیت و ملہمیت اور محدثیت کو ثابت کر لیا تھا پھر کیوں مکذب ہو گئے حالانکہ اُسکی صحبت میں بھی رہے تھے اور اُسکی سوانح عمری سے بھی اس قدر واقف تھے کہ بموجب خود آپکے اقرار او دعم کے دوسرا کوئی واقف بھی نہ تھا پھر سب امور بڑے موید اسکے تھے کہ اس کے دعوی مجددیت اور مسیح موعود ہونیکو تسلیم و تصدیق کرتے نہ تکذیب اور جو شبہات اور شکوک بعد اس کے

آپ کو پیدا ہوئے ہین وہ اون عن بیت العنکبوت ہین جنکا تار و پود عاجز نے بحولہ وقوتہ اپنے رسائل مین بالکل اودہیڑ دیا ہے سچ سچ کہیو کہ جو عزت آپکے رسالہ اشاعت الشبہ کی ہندمین پہلے تہی وہ اب بہی باقی ہے ہرگز نہین بلکہ وہ تو اب محض روسی اشاعت الشبہ ہی ہوگیا ہے مہذا اب بہی آپنے اس ہدایت قرآنی کیطرف توجہ نہین کی فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ العجب کل العجب کہ اب آپ حفظ قرآن مجید کے ساتہ بڑا ہی فخر کر رہے ہین مگر افسوس کہ اس سے کچہہ فائدہ نہین اٹہا سکتے۔ صدق رسولہ الکریم لا یجاوز حناجرھم ان مسائل کی تکذیب مین جو طریقہ آپنے اختیار کیا ہے بجنسہ وہی طریقہ یہود کا تہا قال اللہ تعالیٰ اوکلما عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(۳۰) جس مجدد ملہم ولی مسلم کے واسطے جواب غیر مسلم ہوگیا ایک حدیث ضعیف نے ہی ایسا فیصلہ منفصلہ کر دیا کہ دو آسمانی نشان اسکی تصدیق کے واسطے دو جرمون عظیم الشان مین ظاہر ہوگئی اور اسکے مخالفین کے واسطے کوئی نشان ظاہر نہین ہوا حتی کہ کسی فقیر مست کی بڑ کی بموجب بہی کسی ایک چیل یا کوے نے بہی آسمان سے پیغام نہین کیا اب سوال یہ ہے کہ ان دونو مین سے حقیت کا پلہ کس کا غالب رہیگا بینوا توجروا ہان مجہکو خوب یاد آیا کہ پہلے اولیاء اللہ مخالفین علما کے لئے بہی کچہہ الہام لکہہ گئے ہین مگر وہ صرف اس قدر ہے کہ اس مجدد کیوقت مین آپ صاحبو تمغہ تکفیر کا بحکم قضا و قدر عنایت ہوگا اور خطاب کفر کا مرحمت کیا جاویگا ولبس سو یہ پیشین گوئی بہی پوری ہوچکی مگر یہ وردی تکفیر کی بموجب اس حدیث کے جسکو عاجز اوائل تحذیر مین لکہہ آیا ہے صرف دجالین امت کو پہنائی جاویگی جسکے افسر کلان آپ ہین (۳۱) اس مسئلہ مہدی اور مسیح مین درمیان رافضیون اور اہلسنت کے کیا فرق ہے رافضیون نے اپنے امام مہدی کو زندہ قرار دیکر غار سرداب سرمن رای مین بٹہا رکھا ہے اور آپ صاحبون نے حضرت عیسی کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑہا رکہا ہے ہان آپ مین اتنی بڑائی ہے کہ خلاف قانون مقررہ قرآنی کے آپنے ایک نبی کو بجسد عنصری آسمان پر چڑہا دیا اور صدہا مفاسد عقلی اور نقلی کے مورد بنگئے

اور رافضیوں نے موافق قانون قرآنی کے جو ثم اماتہ فاقبرہ ہے ایک امام
کو غار مین زمین کے چھپا دیا اور پھر تمھاری ادلہ اذلہ سے بڑھکر اُن کی ادلہ موجود ہین پھر مہدا
امام مہدی کو زندہ نہ ماننا اور حضرت عیسی کی حیات کا قائل ہونا ایک ترجیح بلا مرجح
نہین تو اور کیا ہے جو عند العقلا جائز نہین پھر ایسے فاسد خیالونکا قائل ہوکر صدہا مفاسد
عقلی اور نقلی مین مبتلا ہونا اچھا ہے یا سیدہی اور واقعی بات یہ ٹھیک ہے کہ امام شیعون کے فوت
ہوکر غار سرمن رای مین دفن ہوگئے ہین اور حضرت عیسی فوت ہوکر علی زعم الف الیہود رفع
روحانی کے ساتھ جو رفع الی اللہ ہے آسمان دوم پر قائم کئے گئے ہین اور حضرت یحیی کا رفع
الی اللہ بھی اسی قدر ہے اور بعض انبیاء کا رفع اس سے کم و زیادہ بھی ہے جیسا کہ حدیث
معراج سے ثابت ہے آگے رہا نزول و بعث حضرت مہدی اور مسیح موعود کا اُسکا سیدہا
مطلب یہ ہے کہ کوئی مجدد ایسا آویگا جو طبیعت اور قوت مین مہدی اور مسیح ہوگا جیسا کہ
حضرت عیسی نے نزول ایلیا کی نسبت فیصلہ کردیا فاسئلوا اھل الذکر
ان کنتم لا تعلمون چنانچہ یہ سب کچھ ہم نے اپنے رسایل مین دلائل بینہ سے
مبرہن اور ثابت کردیا ہے یاد کرو امامکم منکم اور
لا المہدی الا عیسی بن مریم رواہ الحاکم فی المستدرک
کہ اور حیات دونون صاحبون کی وہ حیات طیبہ روحانی ہے جو آیت ولا تقولوا لمن
یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون مین مذکور ہے
(۳۴) دلیس (۳۴) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حصہ دوم نور الحق مین
اور پچاس محاورات احادیث سے اور نیز کتب لغات عربیہ معتبرہ سے بثبوت بین ثابت کردیا ہے
کہ اوائل تین رات مین کسی ماہ قمری کے ہلال پر اطلاق لفظ قمر کا نہین ہوسکتا بلکہ یہ اطلاق
بالکل غلط ہے اور تمام عرب کا اسپر اتفاق بھی ثابت کیا گیا ہے اس کا جواب مولوی ثناء اللہ
اور صوفی عبد الحق نے کیا دیا ہے اگر آپ سے اسکا جواب نہ ہوسکے تو انہین سے استفاضہ
کرکر جواب شافی مرحمت فرمایا جاوے اور اگر اُن سے بھی جواب نہ بن پڑے تو حضرت شیخ العرب
والعجم سے دریافت کیا جاوے بلکہ آپ کو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ مکفرین سے مدد لی جاوے

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر کسی سے
بھی اسکا جواب نہ ہوسکا تو پھر آئندہ اشاعت الشہر لکھنا لکھانا موقوف کر دیا جاویگا۔ اے
شیخ بطال تجھکو ورزہ بہر شرم بھی نہیں رہی ہماری کسی ایکبات کا جواب تجھسے نہیں ہوسکتا
اور پھر بھی مباحثہ کی درخواست چلی جاتی ہے شرم شرم اے شیخ
بطال تو نے بڑے دھوکے دیکر خطاب مولویت کا ہم سے لیا تھا مگر بالآخر معلوم ہوا
کہ تو منشی بھی نہیں ہے اور ہرگز ہرگز اب ہم تجھکو منشی کا خطاب بھی نہیں دے سکتے
بلکہ اب تو شیخ ہونے میں بھی بڑا کلام ہے جو آئندہ ظاہر کیا جاویگا۔ (۳۳) آپ کے
نزدیک یا دریان نصاریٰ مسیح الدجال ہیں یا نہیں بشق اول اُن کے فتنہ مذہبی کے
دفع کیلئے کوئی مسیح بن مریم موعود جو مھلک دجال ہو موجود ہے یا نہیں صورت اول
میں اُس مسیح ابن مریم کا پتہ اور نشان دیا جاوے کس جگہ ہے کہاں ہے کیونکہ آپ تو مسیح
ہیں نہیں نہ کوئی دوسرا مدعی ہے جو اُس کے دعوی کی تحقیق کی جاوے اور بصورت ثانی
کیا وجہ کہ حسب الحکم قضیہ مسلمہ لکل داء دواء کے مسیح موعود ان کے مذہب
باطل کے ہلاک کرنیکے لئے اس امت مرحومہ میں ابتک نہیں آیا باوجودیکہ ایک مدت
ہوگئی کہ انکا فتنہ مذہبی دشر مذہبی حد سے متجاوز ہوگیا اگر آپ کہیں کہ منتظر رہو آیندہ
آویگا تو یہ وعدہ وعید آپ کا مصداق برات عاشقان بر شاخ آہو کا ہی منتظرین کی
الانتظار اشد من الموت کی بلا میں مبتلا ہیں اگر مسیح الدجال موجود نہ ہوتا تو منتظر
بھی رہ سکتے تھے پس اگر ہم نے بسبب ایک سخت ضرورت دینی کے ایک ایسے مجدد اور ملہم مؤید
من اللہ کو جو آپ کا بھی مسلم تھا اس مسیح دجال کے مقابلہ کے لئے اور نیز دیگر ادیان باطلہ
کے دفع شر کے لئے جو بڑے زور شور سے اب ظاہر ہو رہے ہیں موعود مسیح بن مریم بجنس
امامکم منکم کے حسب اس کے الہامات متواترہ کے تصدیق و تسلیم کر لیا تو کیا قصور
کیا یہ تو صحابہ کرام کی سنت قدیمہ ہے کیونکہ بعد فوت حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی
تجہیز و تکفین سے بھی مقدم سمجھکر رائے اور شوریٰ سے انہوں نے ایک امام اپنا بتعین
الہام کے حسب ضرورت واقعہ کے جھٹ پٹ قائم کر لیا تھا پھر وہی امر شوریٰ انکا امامت حقہ

اور خلافت راشدہ موعود الٰہی کی مصداق ہوگیا یہاں تو علاوہ ادلہ کتاب وسنت کے رویاء
مکاشفات اولیاء امت موجود اور خود اس مجدد مسلم کے الہامات متواترہ موجود شہادات
آسمانی موجود سامان تجدید موجود وغیرہ وغیرہ پھر اس مجدد کو مسیح موعود و مہدی مسعود کیونکر تسلیم
نہ کیا جاوے تاہم آپ سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جب کبھی آپ حضرت عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے
اترتا ہوا دیکھا دوگے کسی ذریعہ سے شناخت قطعی ہی کرا دوگے کہ یہ اترنیوالے وہی عیسیٰ نبی بنی
اسرائیل ہیں جو تینتیس برسکی عمر میں آسمان پر چڑھ گئے تھے تو ہم انکی بھی تصدیق کرلینگے بشرطیکہ
وہ اس دجال کا مقابلہ بھی ایسا کریں کہ اس کے مذہب باطلہ کو ہلاک اور منسیت کردیں اور کل اپنا
فرض منصب ادا کریں یہانتک کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کا مصداق واقع
ہوجاوے فقط اتنا ہی نہو کہ اترتے ہی آسمان سے ایک دو خنزیروں کو قتل کردے یا کسی ایک آدھ
صلیب کو توڑ ڈالے کیونکہ ایسے افعال سے کوئی فائدہ معتدبہا اسلام کو حاصل نہیں ہوسکتا
پس باوجود ہمارے اس اقرار کے اور کیا ہم سے آپ چاہتے ہیں۔ اور اگر آپ کے نزدیک یا دیگر
نصاریٰ مسیح الدجال نہیں تو جن دلائل سے ہمنے انکو مسیح الدجال قرار دیا ہے آپنے انکا کیا
جواب دیا ان سب دلائل کو بمبرد ار مقوض فرمایا جاوے اور جب تک کہ ان دلائل کا بطلان بحسب
ادلہ شرع اسلام آپ ثابت نہ کریں تب تک بمقتضائے شرم وحیا ہیں شملہ خورد سبزولی کے کسی غار
میں آپ بیٹھی رہیں خبردار ماہر نہ نکلیں العجب کل العجب صحابہ کرام نے ابن صیاد کو دجال
معہود ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وہی حلف کیا اور بایں الفاظ قسمیں کھائیں
کہ وَاللّٰهِ لَا أَشُكُّ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ هُوَ الدَّجَّالُ تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو معذور رکھا اور کچھ انکار نکیا باوجودیکہ ابن صیاد مسلمان بھی تھا اور اسمیں کوئی وصف
ان اوصاف میں سے جو احادیث صحاح میں مندرج ہیں موجود نہ تھا اور اس قوم نصاریٰ میں تمام وہ
اوصاف جو احادیث میں مذکور ہیں پائے جاتے ہیں بعض اوصاف تو ظاہری اور حقیقی طور پر اور بعض
بحسب قرائن قویہ مجاز اور استعارہ کے طرز پر اور فتنہ وشر انکا ابن صیاد سے اس قدر
بڑا ہوا ہے جسکی حد و انتہا نہیں۔ ابن صیاد کا فتنہ تو ان کے فتنہ سے کوئی نسبت بھی نہیں
رکھتا اور انکا پتہ ونشان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مکاشفہ تمیم داری میں مشرق

کی طرف بہ تاکید تمام ارشاد فرمایا تہا وہ بہی مشاہد بلکہ جو وجہ تسمیہ دجال کی محققین
علماء نے لکہی ہے یہ قوم پادریان اسکی مصداق کامل ہین چنانچہ فتح الباری شرح بخاری مین تحت
لفظ دجال لکہا ہے هو فعال بفتح اوله والتشديد من الدجل وهو التغطية
وسمي الكذاب دجالا لانه يغطي الحق بباطله ويقال دجل البعير
بالقطران اذا غطاه والاناء بالذهب اذا طلاه وقال ثعلب الدجال
المموه سيف مدجل اذا طلي وقال ابن دريد سمي دجالا لانه يغطي الحق
بالكذب وقيل لضربه نواحي الارض ويقال دجل مخففا ومشددا اذا فعل
ذلك وقيل بل قيل ذلك لانه يغطي الارض فرجع الى الاول اور اسی مین لکہا ہے
واما من اين يخرج فمن قبل المشرق جزما اور واضح ہو کہ وحدت لفظ دجال کی وحدت
صنفی ہے نہ وحدت شخصی چنانچہ اسی فتح الباری مین لکہا ہے وقد وقع في تفسير البغوي
ان الدجال مذكور في القرآن في قوله تعالى لخلق السموات والارض اكبر من
خلق الناس وان المراد بالناس هنا الدجال من اطلاق الكل على البعض وهذا
ان ثبت احسن الاجوبة فيكون من جملة ما تكفل النبي صلعم ببيانه والعلم عند الله تعالى اور دیکہو
یہی قوم ہے کہ بسیط الارض پر متصرف ہو چکی ہے الا الحرمین الشریفین چنانچہ فتح الباری مین لکہا ہے فانه يهلك بعد ظهوره
على الارض كلها الا مكة والمدينة ثم يقصد بيت المقدس فينزل عيسى فيقتله اخرجه مسلم اور مراد
قتل سے وہی ہلاک ہے از روے حجت و برہان کے نہ قتال حقیقی کیونکہ اصح الصحیح صحیح بخاری سے پہلے ہم ثابت کر چکے ہین کہ مسیح کے
وقت مین جہاد نہین ہوگا یاد کرو فيضع الحرب کو اور مستدرک حاکم مین ہے يخرج الدجال في نقص من الدنيا وخفة من الدين
وسوء ذات بين فيرد كل منهل ونطوي له الارض الحديث ونقلب من عينه ونیز فتح الباری مین ہے ثم يظهر بالمشرق فيعطى الخلافة
ثم يظهر السحر ثم يدعي النبوة فتتفرق الناس عنه فياتي النهر فيامره ان يسيل اليه فيسيل ثم يامره ان يرجع فيرجع ثم
يامره ان ييبس فييبس ويامر جبل طور وجبل زيتا ان ينطحا فينطحا ويامر الريح ان تثير سحابا من البحر فتمطر الارض
ويخوض البحر في يوم ثلث خوضات فلا يبلغ حقويه واحدى يديه اطول من الاخرى فيمد الطويلة في البحر فيبلغ قعره فيخرج
من الحيطان ما يريد ادنی غور و تامل سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ صفات مذکورہ فتح الباری کی اس قوم دجال مین
بخوبی موجود ہین ان کے سحر اور طلسمات کا کوئی انتہا نہین ہر کہ و مہ پر ظاہر ہے دعوی نبوت انکا تو واضح ہی ہے

کہ جن مسائل اور امور کا کسی کتاب آسمانی مین پتہ اور نشان نہین انکو شرع اور دین بنالیا ہی لعنتہم اللہ وشرعوا من الدین مالم یاذن بہ اللہ تمام نہرین اور دریا اپنے قبضہ مین کر رکھی ہین جدہر کو چاہتی ہین نہرین جاری کر دیتی ہین اور جب چاہتی ہین سمندرونکو خشک کر ڈالتی ہین دریاؤ نہین عوظی لگانا ایک بات نہین بمقدار تہائی دن اور رات کے انکو کچھہ دشوار نہین دیکھو سوا حل دریا پر جا کر مثل مدراس بمبئی کلکتہ وغیرہ کے طاقت بحری انکی اس قدر بڑہگئی ہی کہ سیاحون اور جغرافیون والونپر پوشیدہ نہین اور اگر معنی یخرج من المجتبان یا برید کے حقیقی ہی مراد لیجاوین تو بہی بخوبی ثابت ہے کیونکہ بڑی بڑی ہی کارخانہ مچھلیون کے اب ایسے جاری ہوگئے ہین کہ سمندرون سے لاکہون اور کروڑون مچھلیان نکالی جاتی ہین اور اس کارخانہ کے صدہا محکمے قائم کیے گئے ہین مچھلیون کا تیل نکالا جاتا ہی جو تمام دنیا مین اسکا استعمال ہوتا ہے اس مختصر خط مین کہانتک اس کا ذکر کیا جاوے اور مراد جبل طور اور جبل زیتا سے اہل جبل طور اور اہل جبل زیتا ہین جیسا کہ محاورہ ہے کہ قریہ سے مراد اہل قریہ ہوتے ہین اور انطاع سے مراد باہمی جنگ ہے جو کسی وقت مین انہین کے امر سے ہوگی واللہ اعلم اور نیز فتح الباری مین لکہا ہی وفی روایۃ ابی الوداک عن ابی سعید رفعہ فی صفۃ عین الدجال الیضا وفیہ یعبر من کل لسان ۔ اس قوم کی زبان دانی بہی ناظرین پر پوشیدہ نہین ہر ملک کی زبان سیکہتے ہین اور کثرت سے اکثر لوگ انکے عالم الالسنہ موجود ہین حتی کہ ایک دبان مروجہ بسیط الارض کی ڈکشنریان انہون نے تصنیف کی ہین جو اہل علم پر مخفی نہین اگر کسیکو ہمارے بیان مین شک ہو تو دیکہے وہ کارخانہ لہریری کلکتہ بمبئی لاہور وغیرہ کو جنمین ہر ایک زبان مروجہ کی ڈکشنریان موجود ہین ۔ چونکہ مسیح موعود حضرت اقدس مرزا صاحب کو اللہ تعالی نے انکے مقابلہ کیواسطے مبعوث فرمایا ہی لہذا اس مسیح موعود کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا ہونا بہی ضروری ہے کہ زبان **قرآن مجید** اور زبان **اسلام** یعنی عربی کی فضیلت بلکہ ام الالسنہ ہونا اس کا بہ نسبت ان کل السنہ کے جسکو یہ قوم سیکہتی اور جانتی ہے ثابت کرے تاکہ اس بارہ مین بہی اس قوم کا لاک منتفق ہو جاوے سو الحمد للہ کہ اس کی بنا ابہی سے شروع ہوگئی ہے **کتاب منن الرحمن** مین دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے اس امر کو بخوبی ثابت کیا گیا ہے ۔ پہر اگر ہم باوجود ہونے ان جملہ اوصاف کے اس قوم نصاری

کو دجال معہود کہین تو کیون نہین ہم معذور قرار دیے
جاتے اور کیون ہماری تکفیر کیجاتی ہے ہمنے کیا کیا کفر
کیا ہے کیا شرک کیا کس کفر کے مرتکب ہوے ان سب امور مین دجال لغوی تو آپکے نزدیک
بھی یہ قوم نصاریٰ بالضرور ہونگی کیونکہ جو جو خیانتین اور تحریفات کلام الٰہی مین اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین انکی طرف منسوب کی ہین باتفاق فریقین وہی اُن کے مصداق پوری ہین اور
لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ جو خاص تعریف دجال کی ہے اوسپر پوری طور پر صادق آتی ہے
پس ان سب امور مین تو اتباع کتاب وسنت کیا گیا ہے سنت صحابہ اور سنت خلفاء راشدین
پر عامل ہوے کسی بدعت کے مرتکب نہین ہوے بیشوا تو جرو ا ور اگر آپ کہین کہ ان پادریان نصاریٰ
مین صفت احیاء وامانت کی حقیقی طور پر موجود نہین اور دجال موعود مین اس صفت کا ہونا
ضروریات سے ہے اور بھی بعض صفات خاصہ خدائی ہین جو اسمین ہونگی تب وہ دجال موعود مانا
جاویگا کیونکہ احادیث صحاح مین یہ سب امور آچکے ہین اور النصوص تحمل علی ظواہرھا
مسئلہ مقررہ ہے۔ الشیخ بطال تف ہے تیری اس دعوی مسلمانی پر کہ
تونے ایک کافر دجال کو صفات خاصہ الٰہیہ مین شریک کر دیا وہ صفات
جسکو تمام قرآن مجید صفات خاصہ الٰہی قرار دیرہا تو اُسکو دجال مین موجود ہونا مان رہا ہے
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے مناظرہ مین نمرود بادشاہ کافر کی صفت احیاء وامانت
کو صفات خاصہ الٰہیہ سے قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ
ای بطال کم نصیب احادیث دجال مین یہ سب اوصاف بطور طلسمی یا مجازی واستعارہ
کے طور پر مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہین کیونکہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے احوال دجال کو رویا مین مشاہدہ فرمایا ہے جو تعبیر طلب ہے سو طلسمی اور مجازی یا
مسمریزمی طور پر یہ صفات بھی اسمین موجود ہین جیسا کہ ہم نے اپنے رسائل مین مشرح طور پر بیان
کر دیا ہے ای بطال یہی ہے وہ فرد کامل اُس طوفان ضلالت کا جسکا اشارہ حدیث سفینہ
اہل بیت مین پایا جاتا ہے اولا ذرہ غور کر کہ ایدھر تو نبی علیہ السلام فی اہل بیت کرام کو بمنزلہ
سفینہ نوح کے قرار دیا اور ثانیاً نظر کر اُن احادیث پر جو آخر زمانہ مین بوقت مہدی ومسیح موعود

کثرت فتن اور طوفان ضلالت پر دلالت کر رہی ہین بہمین وجہ محدثین نے ابواب مہدی و مسیح کو کتاب الفتن مین داخل کیا ہے ثالثاً نظر کر اس حدیث خسوف و کسوف پر کہ معرفت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سفینہ اہلبیت کے اس طوفان ضلالت اور کثرت فتن سے طریقہ نجات کو بہی بیان فرما دیا ہے کہ اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ الحدیث اور رابعاً تدبر کی نظر سے دیکہہ اُن الہامات مہدی و مسیح موعود کو جو مدت دراز سے شائع اور مشتہر ہو چکے ہین اعنی **اذا عزمت فتوکل علی اللہ - واصنع الفلک باعیننا ووحینا - الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم** بعد غور و تامل کے انصاف سے کہہ کہ کیا یہ اربعہ متناسبہ کسی انسان کا منصوبہ قرار پا سکتا ہے اور کوئی نظیر اس اربعہ متناسبہ کی صحابہ عظام یا اہل بیت کرام کی پیشین گوئی یا آثار مین کسی کے حق مین پائی جاتی ہے اب بہی اس کشتی مین بیٹہ جا کہ اس طوفان ضلالت شرک و کفر اور بدعات سے اور گرداب شہوات اور شبہات سے نجات پا جاوے۔

ہین بیاور کشتی مہدی نشین تا نگردی غرق طوفان ای مہین

(۳۴) مصداق حدیث دارقطنی کا اسطرح پر واقع ہو گیا کہ تصدیق اسکی علوم قدیمہ اور جدیدہ نے کر دی اور مطابق عقل و موافق نظام مقررہ قدرت کے بہی واقع ہو گیا اور کچہہ کچہہ عجائبات اور غرائبات بھی اسمین اہل رصد کو معلوم ہوے جو اخبار معتبرہ مین درج ہوے ہین اور بوجہ پیشین گوئی تخمیناً تیرہ سو برس کے اور نیز بسبب اُن عجائب و غرائب کے جو اسمین معلوم ہوے ایک معجزہ عظیم الشان نبی کریم کا ہو گیا اب تم کہتے ہو کہ یہ اجتماع خسوف و کسوف اسطرح پر واقعہ نہوگا بلکہ مخالف علوم قدیمہ و جدیدہ کے واقع ہوگا اور نظام قدرت قادر مطلق کے بہی موافق نہ ہوگا لہذا استفسار ہے کہ آپکے پاس کونسے ایسے دلائل ہین جو مثبت آپکے اس مدعا کی ہون بینوا توجروا (۳۵) جو مطاعن اور اعتراضات نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کے آپ اب کرتے ہین وہ بوقت تحریر ریویو براہین احمدیہ کی آپکو معلوم تہے یا نہین معلوم تہے بشق اول آپنے ایسا ریویو پر اخلاص اور جوش ظاہری کا

کیون تحریر فرمایا تھا اور اس نفاقی ریویو پر کونسا امر آپ کو باعث ہوا تہا صاف صاف بیان فرمایا جاوے۔ اور بشق ثانی وہ قول آپ کا بالکل جہوٹ اور باطل ہوا جاتا ہی جو بڑے زور و شور سے لکہا تہا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی سوانح عمری اور احوال النفس الامری سے جسقدر ہم واقف ہین دوسرا کوئی بہی واقف نہین اے شیخ بطال ہمکو خوب معلوم ہے کہ اس ریویو کے لکہنے کا سبب بہی صرف حب جاہ و دنیا تہا اور ان مطاعن اور اعتراضات کرنیکا موجب بہی تیرا انہماک حب جاہ و دنیا ہی مین ہے صدق رسولہ الکریم حب الدنیا راس کل خطیئۃ ؎ بہر رنگے کہ آئی می شناسم ؛ خالصاً للہ تیرا کوئی فعل نہین ہے اب یاد رکہہ کہ وعید مخبر صادق نفس عبد الدرہم والدنیا تجہکو پیش آنیوالا ہے (۳۶) سوال نمبر ۳۵ سے ثابت ہے کہ یہ جملہ نکتہ چینیان اور مطاعن جو حضرت اقدس کی نسبت بطالوی کیطرف سے اب کیجاتی ہین وہ سب ساقط الاعتبار ہین کیونکہ ادلہ مثبتہ محامد و مناقب حضرت اقدس مندرجہ ریویو اپنی حالت پر بدستور باقی و ثابت ہین کوئی دلیل ناقض انکی بطالوی کیطرف سے ابتک پیش نہین ہوئی پس وہی ادلہ کاملہ اب تک اسپر اور جملہ مخالفین پر حجت ہین اور پہر ایک شخص عبد الدنیا والدرہم کی نکتہ چینیان ہوئی ان ادلہ کے ہرگز ہرگز لائق التفات و توجہ عقلا ہو ہی نہین سکتی اور یونتو انبیا وغیرہم جملہ مقدسین کی عیب جوئیان کی گئین ہین۔

قیل ان الالہ ذو ولد ۔۔۔ قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معا ۔۔۔ من لسان الوری فکیف انا

دیکہو وہ خلفاء اربعہ جنکی خلافت راشدہ موعودہ کے سبب تمام دنیا مین دین اسلام شائع ہوا آجتک ان کی نسبت دو فرقہ باطلہ اسلام مین گہسے ہوئے کاذب خائن غاصب غادر ظالم کا لقب دیرہے ہین اسکا سبب صرف یہی ہے کہ جو آفتاب اسلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و بابرکات مین طلوع ہوا تہا خلفاء راشدین کی خلافت راشدہ مین وہ آفتاب ایسا بلند ہوا کہ خط نصف النہار تک پہنچ گیا تو سب شب پرچشمون کو مضر پڑا اسی وقت سے وہ منافقین شب پرچشم طوفان عیب جوئی مین غرق ہو گئی علی ہذا اب جو فیض

برکات ادعیہ اور انفاس متبرکہ اس مجدد مسیح ابن مریم سے جو آفتاب اسلام کا مغرب مین طلوع ہونا شروع ہوا ہے اس وقت کے منافقین ضعیف الایمان شب پرچشمون کو ناگوار گذرتا ہے ؎ مہ فشاند نور سگ عوعو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند (۳۷) مدت دراز سے علماء ظاہر اور باطن کا خیال اسطرف جہک گیا تہا کہ مسیح و مہدی موعود اب بہت ہی قریب آنیوالے ہین حتی کہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ نے سیف مسلول مین لکہا ہی کہ اوائل صدی سیزدہم مین ہی وہ آوینگے اور ان علماء کے اس اعتقاد اور خیال کا یہی سبب تہا کہ امارات مہدی و علامات مسیح سب موجود و آغاز ہو چلی تہین اور علماء باطن کو سواء مشاہدہ ان علامات کے کشف و الہام یا مشاہدہ عالم مثال سے بہی معلوم ہوا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ان تمام علما کا یہ اعتقاد اور خیال جو نیک نیتی اور فراست صادقہ سے پیدا ہوا تہا آپکے نزدیک صحیح ہے یا غلط بشق اول آپ ہمپر کیا الزام دیتے ہین (ہم نے ایک ایسے شخص مجدد ملہم کو جو آپکے نزدیک مسلم تہا اور اسکی نسبت آپ لکہہ چکے تھے ؎

سب مریضون کی ہی تمہین پہ نگاہ تم مسیحا بنو خدا کیلئے

اس کے الہامات صحیحہ مطابقہ قرآن و حدیث کی بموجب ایسی حالت انتظار مین تصدیق کر لیا جیسا کہ کسی تشنہ منتظر کو آب زلال ملجاوے اور وہ اسکو نوش کر لے پہر تم ان جمہور علما کی مخالفت جو مسلم فریقین ہین اس اعتقاد مذکورہ مین کیون کرتے ہو اور مخالفت بہی ایسی کہ بجای مسیح اور مہدی موعود کے تمہارے زعم مین ایک دجال پیدا ہو گیا نعوذ باللہ منہ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ اور بشق ثانی مخالفت جمہور کا الزام تمہین پر عائد ہوا نہ ہمپر ہان صرف اسقدر فرق رہا کہ تمنے خلاف تعلیم قرآنی اور مخالف ہدایت اسلامی کے ایک ایسا مہدی اور مسیح فرضی بنا رکہا ہی جو انتہا درجہ کا خونخوار ہوگا اور لا یقبل الا السیف او الاسلام اسکی شان ہوگی۔ اور ہمنے حسب ہدایت قواعد اسلام عین اپنے وقت مین بعد نظر اور غور کامل کے ایسے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی تصدیق کی جو حدیث صحیح یضع الحرب وغیرہ کا مصداق ہی نہ یہ کہ آتے ہی لا یقبل الا السیف

اور الاسلام کو بغیر اتمام حجۃ کے جاری کردے ہاں یہ صحیح ہے کہ اس کے وقت میں جملہ ملل
و نحل سوا اسلام کے صحیح بینہ سے ہلاک ہوتے چلے جاتے ہیں اور آیندہ کو ہلاک
ہونگے لیکن بعد اتمام حجت کاملہ کے جسطرح چہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارادہ ہوگا
کفار پر عذاب الٰہی نہ نازل ہوگا (۳۸) آپکے نزدیک اس صدی چاردہم میں
کوئی مجدد موجود ہے یا نہیں بشق اول سوال یہ ہے کہ کہاں ہے کون ہے
اسکا پتہ اور نشان دیا جاوے کیونکہ جسکو آپنے ایک ایسا مجدد تسلیم کرلیا تھا کہ مظہر
صفات اکثر انبیاء کا تھا وہ تو آپکے نزدیک اب مسلم نہیں اور بشق ثانی کلیت
اس حدیث کی (جو بین الخواص والعوام مشہور ہے اور جملہ علماء سلف خلف کے
نزدیک مسلم چلی آتی ہے اور کیونکر مسلم نہ ہو کہ ابو داؤد اور مستدرک حاکم میں
اسکی تخریج موجود ہے) منقوض ہوئی جاتی ہے اور یہ صدی چاردہم باوجود کثرت
فتن دجالیہ اور ضعف اسلام و اہل اسلام اور شیوع بدعات کے مجدد سے خالی رہی
جاتی ہے کیونکہ اس صدی چاردہم میں سے تیرہ برس گزر چکے کیا یہ حدیث ابو داؤد
اور حاکم کی ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا بھی غیر صحیح ہے جسطرح چہ حدیث حنوف و کسوف
غیر صحیح ہے۔ اندریں صورت بیان کیا جاوے کہ کس امام فن نے اس حدیث کو موضوع
کہا ہے مبینا توجروا (۳۹) مسیح موعود اور مہدی مسعود آپکے نزدیک ایک ہونگے
یا نہیں بشق اول دونوں مفہوم میں کچھ تباین نہیں کہ ایک جگہ دونوں جمع ہوگئے
اور یہ امر تو آپکو مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی ہوکر نہ آوینگے بلکہ امتی ہوکر آوینگے
پس اس مجدد اور حضرت مسیح موعود میں کچھ فرق نہ رہا بجز اس کے کہ امتی کے لئے
فضیلت کنتم خیر امۃ کے ثابت ہے اس صورت میں سوال یہ ہے
کہ آپنے ایک ایسے مجدد کو جو مظہر صفات و کمالات انبیاء کا مسلم ہوچکا تھا صرف
دعوی مثیل مسیح کرنے سے جو بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا کیوں تکذیب کیا اور بشق
ثانی آپکے مسیح منتظر آسمان سے نزول اجلال فرما کر کیا کام کرینگے اور دین اسلام کو

اُن کی ذات سے کیا فائدہ پہنچیگا کیونکہ اس صورت مین آپ کے نزدیک عہدۂ نبوت
اور تجدید دین سے تو وہ معزول ہی ہون گے ہان مجھے یاد آگیا بڑا کام انکا قتل
خنزیر یا کسر صلیب ہوگا دبس - (۴۰) ایک شخص عامل بالحدیث نے کتب احادیث
معتمدہ مین سے صرف احادیث مرفوعہ متصلہ صحیحہ کو اپنا مختار کرلیا ہے اور تعارض
و ترجیح ادلہ مین وہی مسلک اختیار کرتا ہے جو علم اصول فقہ مین قوت اور ضعف ادلہ کے
لحاظ سے منضبط کیا گیا ہے اور بہین وجہ مخالف قرآن مجید کے کوئی حدیث تسلیم نہین
کرتا کیونکہ علم حدیث مفسر اور مبین قرآن مجید کا ہے تو جو حدیث مخالف قرآن ہوگی وہ
مبین اور مفسر قرآن کیونکر ہوسکتی ہے غرضکہ قرآن مجید کو جملہ مسائل مین اپنا
امام سمجھتا ہے یہ شخص آپکے نزدیک حق پر ہے اور ناجی یا ضلالت پر ہے اور ناری
اول صورت مین کیا وجہ ہے کہ آپنے ہمارے تمسک بالکتاب و سنت کو جو مشروط
بشرائط مذکورہ ہے موجب تکفیر قرار دیا ہے حالانکہ ہمتو دیگر احادیث صحاح و حسان
بلکہ ضعاف کو بھی تسلیم کرتے ہین لاکن برعایت قواعد تعادل و ترجیح مندرجہ
کتب اصول کے یعنی سب سے اقدم **قرآن مجید** کو سمجھتے ہین بعد اس کے احادیث
متفق علیہ کو بعد اُس کے احادیث صحیح بخاری کو و علی ہذا القیاس جو ترتیب ادلہ علم اصول
مین لکھی ہے اُسی کے بموجب ہم اپنا عمل درآمد رکھتے ہین - اور بشق ثانی وہ تمام علماء کبار
و آئمہ اظہار جنہون نے اس ترتیب ادلہ پر اتفاق کر رکھا ہے لعوذ باللہ منہ ترک ضلالت
ہوے - بنا بر توضیح اس اصل کے ایک مثال ذکر کیجاتی ہے مثلاً بڑا اختلافی مسئلہ
درمیان ہمارے اور آپکے حضرت عیسی کی حیات اور وفات ہے ہم حضرت عیسی کی
وفات کے معتقد ہین متمسک بہ ہمارا اس مسئلہ مین اول تو **قرآن مجید** ہے
ثانیا احادیث اصح الصحاح ثالثاً اقوال صحابہ و تابعین رابعاً اقوال بعض آئمہ خامساً
تمام محاورات عرب کے جیسا کہ مطالع رسائل مؤلفہ سے ثابت ہے تو اس مین ہمنے کیا کفر
کیا ہے جو تکفیر کی گئی یا مثلاً نزول ملائکہ کو ہم بطور تمثل کے تصدیق کرتے ہین یہ مسئلہ
بھی قرآن مجید سے ثابت ہے بلکہ آئمہ کبار اسیطرف گئے ہین چنانچہ تحذیر مین

ثابت کیا ہے اور دیکھو روح التوشیح علی صحیح البخاری مین لکھا ہے قال المتکلمون الملئکۃ اجسام علویۃ لطیفۃ تتشکل ای شکل شاءوا واما الحرمین معنی تمثل جبرئیل انہ تعالی افنی زائدا من خلقہ او ازالہ عنہ فیعیدہ الیہ وابن عبد السلام ازالہ فقط والبلقینی یجوز اتیانہ بشکلہ اصالۃ بلا افناء ولا ازالۃ الا انہ انضم فصار علی قدر ھیئۃ رجل فان ترکہ عاد الی ھیئتہ کقطن منفوش کثیر فلبد فکان صغیرا بلا تغیر ذاتہ والحوان تمثلہ رجلا ظھورہ بصورتہ تا ینسا لمخاطبہ فالظاھر ان القدر الزائد لا یزول ولا یفنی بل یخفی علی الرائی فقط قلت شان الارواح ابرھا عظیم وجسم الملک باق علی اصلہ بحلہ وانما جاء روحہ فتمثل فانظر تشریح محمد

(۴۱) جو شخص مسیح اور مہدی موعود کو ایک سمجھے جیسا کہ حدیث ابن ماجہ اور مستدرک حاکم مین موجود ہے کہ لا مھدی الا المسیح ابن مریم اور صحیحین مین مہدی کا کہین ذکر آیا نہین لہذا اُس نے یہی اعتقاد کر لیا کہ یہ دو مجدد نہین بلکہ ایک ہی مجدد ہے جو مجمع شان مہدویت و عیسویت کا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ یہ اعتقاد اُس کا حق ہے یا ضلالت بشق اول آپ اس مسلک کو موجب ضلالت کیون قرار دیتے ہین حالانکہ بموجب اس مسلک کے وہ تعارضات جو ہین الاحادیث واقع تھے سب رفع ہو گئے دیکھو ہمارے رسائل کو اور جب تک ہمارے رسائل کا جواب شافی نہو گا تب تک یہی مسلک عین حق و ہدایت ہے اور بشق ثانی اگر زعم کے بموجب شیخین ہر جو امام الدنیا فی الحدیث ہین گمان ضلالت پیدا ہوتا ہے کیونکہ ماناہم نے کہ بعض احادیث مہدی کی بعض محدثین کے نزدیک صحیح ہین جیسا کہ مطالعہ مستدرک حاکم وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے لیکن جب کہ شیخین اُن احادیث کو اپنی کتابو مین نہین لائے تو اس ترک سے یہ تو ضرور ثابت ہوا کہ وہ احادیث اُن کے نزدیک مختار نہ تھین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے

جو عند العقلا ہرگز جائز نہین علی الخصوص ایسی حالت مین کہ سرے سے ایک باب کا
باب ہی متروک کر دیا جاوے ۔ ہان البتہ اگر ایسا کچھ ہوتا کہ باب مہدی ابھی کتابون مین
منعقد کرتے اور مثلاً بیس حدیثون سے دس پانچ حدیثین صحاح جو اُن کے نزدیک
مختار ہوتین اس باب مین درج کرتے تو پھر یہ احتمال بھی جائز تھا کہ بقیہ احادیث متروکہ
بھی اُن کے نزدیک صحیح ہون کیونکہ ایسا ترک و اختیار دوسرے ابواب مین بھی پایا
جاتا ہے مگر جبکہ انہون نے باب نزول مسیح کو منعقد کر کر باب مہدی کو تعلیقات مین
بھی منعقد نہین کیا تو اب کیونکر ثابت ہووے کہ شیخین کے نزدیک احادیث مہدی کی صحیح
ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مہدی مسیح دو مجدد علیحدہ علیحدہ ہین پس چونکہ آئمہ محدثین کا مذہب و مسلک مختار ایسی ہی
اختیارات سے معلوم ہوا کرتا ہے تو ثابت ہوا کہ شیخین کے نزدیک کوئی مجدد مہدی غیر مسیح نہین ہے اور لا المہدی الا المسیح
بن مریم ہی ٹھیک ہے جیسا کہ ہمنے رسالہ القول المعروف فی اجتماع الخسوف والکسوف مین مدلل طور پر یہ اثر ثابت کیا ہے (۴۲) (۴۲)
آیت فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر الآیہ کی تفسیر بعض اقوال مفسرین مین جو واقعات عین
قیامت سے لیگئی ہے حضرت اقدس نے اُسکو رسالہ نور الحق حصہ دوم مین اسطرح پر منقوض کر دیا ہے کہ وہ تفسیر بالکل
غلط اور باطل ثابت ہوگئی ہے آپکے نزدیک وہ تفسیر باطل ہے یا نہین لشق اول مدعا
ثابت اور لشق ثانی آپ نے اس مدت زائد ایک سال مین کونسا ایسا مفسر پیدا کیا
ہے جس سے وہ نقوض وارد نہ ہون بتلوا تو جرا (۴۳) حقیقت خسوف اور کسوف (۴۳)
کی آپکے نزدیک کیا ہے آیا وہی ہے جسکو تمام اہل بصر و صاحب بصیرت ابتدا خلقت
زمین و آسمان سے آجتک جانتے اور دیکھتے چلے آتے ہین یا کچھ اور ہی لشق اول
مدعا ثابت ہے اور لشق ثانی اس حقیقت کو مع دلائل کے خواہ عقلی ہون یا نقلی بیان فرمایا جاوے
(۴۴) جو احتمالات مخالفہ اس پیشین گوئی پر یعنی وقوع خسوف و کسوف رمضان ۱۳۱۱ھ (۴۴)
پر مخالفین بلا دلیل ایجاد کر رہے ہین اس قسم کے احتمالات اُن پیشینگون مخبر صادق پر
بھی وارد ہو سکتے ہین جو پیشتر باتفاق فریقین واقع ہو چکین ہین اور مسلم مانی گئی
ہین یا وارد نہین ہوتی لشق اول کیا وجہ کہ وہ پیشین گوئیان آپ کو مسلم ہوگئین چاہیے
تھا کہ اونمین بھی آپ نے ویسے ہی سوالات جرح کر کر انکو مجروح اور مقدوح کر دیا

کردیا ہوا کہ جو منصب آپ کا تھا یعنی تکذیب پیشین گوئی مخبر صادق وہ پورا ہو جاتا بلکہ اکثر
پیشین گوئیاں جو واقع ہو چکیں ہیں وہ آپکے سوالات جرح کا استحقاق زیادہ تر
رکھتے ہیں کیونکہ بہ نسبت وقوع اس پیشین گوئی کے یہ پیشین گوئی خسوف وکسوف کی
بہت ہی واضح طور پر صاف صاف ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی طرح پر احتمالات مخالفہ
آپکے اس میں جاری ہو ہی نہیں سکتے جیسا کہ نور الحق اور القول المعروف میں ثبوت
ہیں اسکا دیا گیا ہے اور بشق ثانی ترجیح بلا مرجح ہے بلکہ ترجیح مرجوح لازم آتی
ہے جو بالاتفاق جائز نہیں ہے اس کا جواب مبرہن اور مفصل عنایت ہو (۴۵)
اب اس خیال علماء زمن ہیں (کہ مہدی آتے ہی تمام کفار اور مخالفین اسلام کو تہ
تیغ کر دے گا اور مسیح کی بھی یہی شان ہو گی کہ لایقبل الا السیف او الاسلام بلکہ
اس جملہ کو بعض کہ ملا سلم اللہ تو حدیث صحیح مسند احمد کی قرار دیتے ہیں اور
باوجود ہمارے مطالبہ کے جو سالہا سال سے ہو رہا ہے آجتک اس جملہ کو حدیث
ثابت نہیں کر سکی غرضکہ علماء زمن کا یہی خیال ہے کہ روئے زمین پر کوئی متنفس کافر
نہ چھوڑا جاویگا جو قتل نہ کیا جاوے اور جزیہ بھی بالکل موقوف کر دیا جاویگا
کیا آپ بھی ہم خیال اُن ہی علماء کے ہیں یا نہیں بشق اول چونکہ زمانہ مہدی باتفاق
فریقین بہت ہی قریب ہے صرف اُس کے ظہور کی کسر ہے اگر آپکے وقت میں یہ مہدی
جہالی آجاوے تو آپ اس کے شریک ہوں گے یا نہیں بصورت اول آپ
بڑے منافق اور غدار ہیں کہ رسالہ اقتصاد لکھکر ایک اپنی محسن گورنمنٹ سے
روپیہ والعنام بھی وصول کرنا چاہتے ہیں اور دل میں یہ نفاق بھرا ہوا ہے مثل
مشہور ہے کہ بغل میں قرآن اور آنکھوں میں حرام اس صورت میں ہم گورنمنٹ عالیہ
کو متنبہ کرتے ہیں کہ ایسے غدار کے رسالہ اشاعت السنہ کا ہرگز ہرگز اعتماد نہ فرماوے
اور اس کی کسی تقریر و تحریر کا اعتبار نہ کرے اور بصورت ثانی آپکے مذہب اور
اعتقاد کا کیا اعتبار اور اعتماد رہا کہ بموجب اپنے مذہب کے عامل نہ ہوئے اور اگر آپکا
یہ خیال مہدی کے بارہ میں نہیں ہے بلکہ مثل ہمارے اعتقاد کے آپ کا اعتقاد

بھی یہی ہے جو احادیث باب سے ثابت ہے یعنی اصح الصحیح بعد کتاب
اللہ ہین جو حدیث وارد ہے کہ یضع الحرب یہی صفت خاصہ اس مہدی معہود
اور مسیح موعود کی ہے تو اسکا آپ بھی اشتہار دیجئے جیسا کہ ہمنے اس بارہ مین صدہا
اشتہارات شائع کئے تاکہ آپ کی تکفیر اور دجالیت پر بھی مواہیر ثبت ہوجاوین کیونکہ
جو شخص علماء مکفرین کا ہمخیال نہین وہی تو کافر ہے چنانچہ جب رسالہ اقتصاد آپ نے
منافقانہ شائع کیا تہا تو آپ کو بھی لقب دجالیت وغیرہ کا علماء مکفرین کیطرف سے
ملنا شروع ہوگیا تہا یاد کرو اس نزاع کو جو مابین آپکے اور مولوی محمد بشیر صاحب کے
واقع ہوا تہا بالآخر صرف بطفیل مخالفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
کے اس خطاب سے آپ بچگئے لیکن ہمارے نزدیک تو آپ اب بھی پورے دجال
ہین کیونکہ یہ آپ کا اعتقاد و انتظار مہدی خونخوار کا اور پھر منافقانہ ایسے رسائل
اقتصاد کا شائع کرکر گورنمنٹ سے انعام چاہنا دجالیت نہین تو اور کیا ہے اور اگر آپ
کہین کہ مینے تو قرآن مجید بھی اب حفظ کرلیا ہے پھر مین دجال کیونکر ہوسکتا ہون تو
دیکھو وہ حدیث جسکو ہمنے اوائل تحذیر مین لکہا ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ سردار مکفرین
اس امت کا قرآن خوان بھی ہوسکتا ہے اس مین کچھ منافات نہین ہے (۴۶) کتب
سابقہ مین جس جس مقام پر منطنہ تحریف و تبدیل کا ہے ہم اُن مقامون پر اعتماد اور
اعتبار ہرگز نہین کرتے لیکن جسجگہ منطنہ تحریف کا ہرگز نہین ہوسکتا جیسا کہ قصہ نزول ایلیا
کا ہے (یہود کیطرف سے تو گمان تحریف اسوجہ سے نہین ہوسکتا کہ مسیح علیہ السلام نے
اُسکو تسلیم کرلیا ہے اور اُن کے اعتراض کے جواب مین یہ نہین کہا کہ یہ قصہ تمہاری
تحریفات سے بھی آگے رہے نصاریٰ تو وہ کیونکر اس قصہ نزول ایلیا کو بیبل مین تحریفا
داخل کرسکتے تہی کیونکہ انکو تو نہایت درجہ مضر تہا کیونکہ اس صورت مین الزام یہود کا
اُنپر وارد ہوتا ہے الحاصل تحریف تو کسی ایسی غرض کے واسطے ہوا کرتی ہے جو مفید
ہو نہ کہ مضر اب دیکھو کہ مسیح علیہ السلام نے قصۂ نزول ایلیا کو یون فیصلہ کیا کہ مراد
نزول ایلیا سے صرف یہ ہے کہ بقوت و طبیعت ایلیا کے ایک شخص آنیوالا ہے

جو یحییٰ آگیا اور اسکو تم نے نہ پہچانا) اب سوال یہ ہے کہ ایسے مقامات غیر منطبق تحریف مین سے کسی نظیر کا پیش کرنا بیبل سے جائز ہے یا نہین بیشک اول خود حضرت عیسیٰ کے فیصلہ کو آپ کیون نہین تسلیم کرتے۔ اور بشق ثانی اس حدیث صحیح کے کیا معنی رہینگے کہ حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج یعنی حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے کچھ حرج اور نیز آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کا کونسا محل رہے گا کیونکہ شان نزول آیت مذکورہ سے ثابت ہے کہ مراد اہل ذکر سے اہل کتاب ہین اسی وجہ سے حضرات صحابہ کی رائے اسیطرف گئی کہ نقل اہل کتاب سے جائز ہے ہان حضرت ابن عباس نے حدیث منسوخہ پر عمل کر کر انکو روکا تہا لیکن بالآخر نقل اہل کتاب سے بموجب حدیث مذکور کے درست ہی اسیواسطے علماء شارحین حدیث کا اقرار ہے کہ ان کتابون مین بہت سے عجائب وغرائب ہین جو قابل نقل ہین پس بشق ثانی جو ہمارا استدلال اسبارہ مین آیت اور حدیث سے ہی اُسکا نقض کرد اور پھر یہ بہی عرض ہے کہ اس شق ثانی کیصورت مین کیا جواب ہوگا اس امر کا کہ خود قرآن مجید مین جابجا تورات اور انجیل کے حوالے دیکر اہل کتاب کو قائل ومعقول کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہے کہ وقت نزول قرآن مجید کے یہ کتابین موجود تہین جیساکہ اب موجود ہین ہان یہ امر مسلم کہ تراجم مین وقتاً فوقتاً تحریفات ہوتی چلی جاتی ہین مگر اُنہین مقامون مین جہانپر منطبق تحریف ہے نہ ہر مقام مین اور وہ تحریفات علماء اسلام کو بخوبی معلوم ہی ہوتی رہتی ہین یہین وجہ علماء اہل اسلام ایک بشارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کتب سے استخراج کر کر بحج بینہ اثبات نبوۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کتاب پر ہمیشہ قائم کرتے رہتے ہین اگر نقل اہل کتاب سے مطلقا جائز نہ ہوتی تو یہ نقل کثرت سے جہور علماء کیون کرتے ماحصل اور نتیجہ اس تقریر کا یہ ہے کہ یہود کے یہان مسئلہ نزول ایلیا اور اہل اسلام کے یہان مسئلہ نزول مسیح ایک دوسرے کی باہم نظیر ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ بہ نسبت اہل اسلام کے (جو مسئلہ نزول مسیح کو اکثر نہین سمجھے) فرقہ یہود مسئلہ تکذیب نزول ایلیا مین زیادہ تر معذور ہین کیونکہ اُن کے یہان ایلیا کا صعود ونزول مقید بہ سماء بیبل مین ایک موجود ہے

اور اہل اسلام مین مسیح کا صعود و نزول دونون متفقہ بہا نہین پایا جاتا علاوہ برین یہ ہے کہ مرتد دوبارہ دنیا مین رجوع جا بجا قرآن مجید مین نفی فرمایا گیا ہے اور توریت مین اسکی نفی بصراحت کہین نہین پائی جاتی اور پھر اسپر علاوہ یہ کہ احیاء اموات مسیح کا دعوی تہا پس اگر ایلیا توفی یا کرشنو لوگون مین داخل بہی ہو گئے تہے تو پہر زندہ کرکہی دکہلا دیا ہوتا تاکہ یہود مکذب موجب کفر سے بچ جاتے اور حضرت عیسی کا مسیح موعود ہونا یہود اہل ملت موسوی مین ثابت ہو جاتا اور ایسی تاویل کرنیکی ضرورت نہ پڑتی جسکو یہود ابتک تسلیم نہین کرتے پس بنظر صحیح اہل اسلام کے لئے بڑی عبرت کی جگہ ہے فاعتبروا یا اولی الابصار (۴۷)

پادریان نصاری اور قوم عیسائیان آپکے نزدیک مشرک اور گمراہ ہین یا نہین بشق اثبات حسب زعم آپکے جو نسبت حیات عیسی علیہ السلام کے ہے قیامت کے روز حضرت عیسی علیہ السلام کا یہ جواب بجناب باری کیونکر صحیح ہو سکتا ہے وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید کیونکہ آپکے نزدیک ابہی حضرت عیسی کی وفات نہین ہوئی بعد نزول من السماء کے جو بجسد عنصری ہوگا واقع ہوگی تب انکی توفی کے بعد قوم نصاری مشرک قرار پاوینگی کیونکہ ماحصل جواب حضرت عیسی کا صرف اسقدر ہے کہ بعد میری وفات کے یہ شرک اور ضلالت النصی وقوع مین آئی ہے جسکا مین ذمہ وار نہین ہو سکتا لہذا میری برات ذمہ ثابت ہے کیونکہ قبل میری وفات کے انہون نے اتخاذ الہ نہین کیا اور بشق نفی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اور نیز اس کے رسول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم نصاری اور عیسائیان کو مشرک اور ضالین کیون قرار دیا اور تمام مناظرات مندرجہ قرآن مجید ان سے کیون ہوے اور درخواست مباہلہ از طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیون واقع ہوی بلیوا تو جروا الحاصل حسب آپکے اعتقاد کے جو درباره حیات عیسی علیہ السلام ہے پورا اور صحیح جواب حضرت عیسی کا یون ہونا چاہیے تہا وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما رفعتنی الی السماء کنت انت الرقیب علیہم فلما

انزلتنی الی الارض صرت علیهم رقیبا فلما توفیتنی
صرت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شیء شهیدا
والعوذ باللہ من ہذا التحریف۔ پس اسصورت میں اسقدر تحریف قرآن مجید کی آپ کی
طرف سے لازم آتی ہے کہ شاید یہود و نصاریٰ نے بھی اگر اپنی کتابوں میں تحریف کی ہوگی تو اس
سے بڑھکر نہ ہوگی اندریصورت ہمارا کیا قصور ہے جو آپ کو بسبب ایسی تحریفات عظیمہ کے
مثیل یہود قرار دیتے ہیں (۴۸) سلف صالح نے بعض پیشین گوئیوں کے وقوع
اور عدم وقوع میں اختلاف کیا ہے چنانچہ سورۂ دخان میں جو اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی
فرمائی ہے کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ہذا
عذاب الیم احادیث صحاح مثل صحیح مسلم وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض صحابہ نے اس
آیت کا مصداق اس قحط کو گردانا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سات
برس کا قحط دعاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل قحط زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام
کے واقع ہوا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ یہ دخان آئندہ قیامت کے وقت پیدا ہوگا ایسے
اختلافات جزئیہ میں آجتک کسی نے کسی کی تکفیر نہیں کی اس عدم تکفیر میں یہ تمام امت
حق پر تھی یا ضلالت پر پیش اول آپ اور جملہ مکفرین ضلالت پر ہوئے اور پیش ثانی کنتم
خیر امة اخرجت للناس کے کیا معنی ہوں گے اور لا یجتمع امتی علی
الضلالة کیونکر درست ہوگا اور اگر آپ کہیں کہ سوا اس پیشین گوئی مسیح ابن مریم
وغیرہ کے دیگر عقائد حضرت مرزا صاحب کے موجبات کفر ہیں تو ہمنے اپنے رسائل میں
ثابت کردیا ہے کہ وے سب عین حقیقت اسلام اور معارف قرآن اور حقیقت شرع رسول
الثقلین ہیں اور تمہارے اعتراضات محض جہالت اور سفاہت ہیں تو جبتک کہ ان
رسائل کا جواب ادلہ شرعیہ سے آپ نہ دیویں تب تک آپ کا فتویٰ تکفیر کیونکر جائز
ہوسکتا ہے (۴۹) ادیان باطلہ و مذاہب زائغہ جو نئے نئے پیدا ہوتے چلے جاتے
ہیں آریہ برہم سماج فلسفہ جدیدہ وغیرہ وغیرہ اور انواع قسم کے شبہات اور اعتراضات
ایجاد کرکر اسلام پر حملے کئے جاتے ہیں اور جو آئندہ قیامت تک ادیان باطلہ و

نسبت اسلام کے اپنے وساوس جدیدہ پیدا کرین گے اُن کُل کے جواب شافی و کافی
قرآن مجید مین موجود ہین یا نہین بشق اول قرآن مجید خود تو ناطق نہین جو اُن جوابونکو سنا دیا کرے
اور علماء ظاہر مین کسی کو ہم نہین دیکھتے کہ قرآن مجید سے جملہ مذاہب باطلہ کو ایسا جواب
دے سکے جو اُن کے گلے اُتار دے ورنہ اُسکا پتہ اس منصب کے لئے آپکے نزدیک بہی مجدد ہی
ہونا چاہیے کیونکہ اُسکو فہم جدید ایسے معارف قرآنی کا بسبب مبعوث من اللہ ہونے اور مجددیت کے
حاصل ہو سکتا ہے تو اب ضرورت مجدد کی پیدا ہو گئی جسکو اللہ تعالے حسب ضرورت تقاضائے
وقت ہر ایک صدی پر مبعوث فرماتا ہے لیکن اس صدی چاردہم مین بجز اس مقدس
شخص کے جو تیرہ چودہ برس سے یہ فرض منصب اپنا ادا کر رہا ہے اور جسکو آپنے بہی مجدد محدث
ملہم مظہر کمالات انبیاء تسلیم کر لیا تہا دنیا مین کوئی نظر نہین آتا ورنہ اُسکا پتہ و نشان دیا
جاوے اگر کوئی ہے تو ہم اُسکو بہی تسلیم کرین گے اور اگر نہین تو پہر اس منصب کیلئے
وہی مقدس شخص جسکو آپ تسلیم کر چکے تہے متعین رہا و ہو المدعاء عجیب لطف یہ ہے
کہ بطالوی صاحب نے مجددیت حضرت مرزا صاحب کی بدلائل مستقلہ ثابت کی تہی اور جب
انکار کرنا شروع کیا تو بلا دلیل چنانچہ اشاعت الشبہ کے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ بطالوی
صاحب نے اکثر جگہ بمقابلہ ادلہ مستقلہ و آیات بینات کے صرف اپنی عبارات و دعاوی بلا دلیل
ذکر کی ہین ہان بعض جگہ عبارات و اقوال علماء کے مقلدانہ نقل کی ہین جو محققین کے نزدیک
بجوی نمی ارزد کے مصداق ہین اور ہرگز ہرگز ادلہ مستقلہ نہین ہو سکتے اور جن مطالب
کو حضرت اقدس نے دلائل محکمہ و نصوص بینہ کتاب و سنت سے ثابت فرمایا ہے اُنکی مقابلہ مین
اتنا بہی نہین ہو سکا کہ مقابل مین کوئی دلیل مستقل پیش کر سکتے کہ اذا تعارضا تساقطا
کہنے کی گنجایش ہوتی پس اس فعل لایعنی بطالوی سے مطالب مبرہنہ حضرت اقدس کیونکر
ساقط یا منقوض ہو سکتے ہین چہ جائیکہ مدعا بطالوی صاحب کا یعنی تفسیق یا تضلیل و تکفیر ثابت
ہو اور بشق ثانی کتاب اللہ ناقص ہوئی جاتی ہے و نعوذ باللہ منہ حالانکہ قرآن مجید نے بڑے
زور و شور سے اس بارہ مین دعوی اکملیت کا کیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے ان ھو الا ذکر
للعلمین ایضاً فرمایا ما فرطنا فی الکتاب من شیء ایضاً فرمایا ھذا بصائر للناس

ہ و نشان دیا جاوے کون ہے کہان ہے اگر دنیا مین کوئی موجود نہین تو

ایضاً فرمایا اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین ایضاً فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ایضاً فرمایا اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ و تبیاناً لکل شیء وغیرذلک من الآیات الکثیرۃ فاین المفر (۵۰) جو امور کہ اس امت مرحومہ اسلامیہ مین مختلف فیہا چلے آتے ہین خواہ وہ احادیث متعارضہ ہون اور خواہ تفاسیر متعددہ مختلفہ اور خواہ اقوال متخالفہ شراح حدیث وغیرہا اور انمین ایسا تخالف پایا جاتا ہی کہ شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا کے مصداق ہین اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مجدد ملہم یا عالم ربانی بلکہ علماء ظاہرین سے ہی انمین سے کسی ایک حدیث یا ایک قول کو مختار کر کر محکمات قرآنیہ اور نصوص حدیثیہ سے حسب قواعد علم اصول کے اسکو موید اور مثبت کرے یا ان اقوال مختلفہ کو چھوڑ کر کوئی قول جدید ہی ایسا مختار پیدا کرے کہ بدلائل کتاب وسنت مبرہن ہو اور وہ مختار اگر تمھارے مسلک مختار کے مخالف ہو جاوے تو تمھارے پاس کونسی ایسی دلیل ہے جو اس فعل پر اسکی تضلیل وتفسیق یا تکفیر کر سکو بلکہ یہ فعل تو اسکا عین تعمیل ارشاد الٰہی ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر وغیرذلک من الآیات بلکہ یہ فعل تو مسیح موعود کا فرض منصب ہے کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے اسکا حکم عدل ومنصف فیصلہ کرنے والا عادل وانصاف کے ساتھ ثابت ہے پھر باوجود ادا کرنے اپنے اس فرض منصب کے تم اس مجدد ملہم محدث کی کیون تکذیب ہو گئی یہ فعل تو اسکا عین فرض منصب تھا جو موجب زیادتی تصدیق ہو جاتا نہ باعث تکذیب اسمین کوئی غرض دنیوی موجود ہی صدق رسولہ الکریم حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور اگر آپ کہین کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اپنے اقوال مین منفرد ہین اور انہون نے اپنے اقوال منفردہ سے خرق اجماع کیا ہی تو ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھکر آپ سے گزارش کرتے ہین کہ ہم نے اپنے رسائل مین واضح طور پر ثابت کر دیا ہی کہ کسی قول مین حضرت اقدس ایسے منفرد نہین جو وہ قول بعینہا اسکی نظیر اقوال علماء سلف مین نہ پائی جاتی ہو یا کتاب وسنت سے مستنبط نہ ہو بلکہ جو مسائل جن مین آپ کی طرف سے نزاع وخلاف واقع ہوا ہے وہ عین ہمارے مذہب اہل سنت والجماعت ہین یا انکی نظیر موجود ہے مثلاً سب سے بڑا اختلافی مسئلہ جسکو علماء مکفرین خرق اجماع امت سمجھ رہے ہین

مسیح اور مہدی کا ایک ہونا ہی سو اس مسئلہ میں صرف ہم منفرد نہیں بلکہ امت کے بعض علماء محققین کا بھی یہی اجتہاد ہے اور حدیث ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں بھی وارد ہے کما مر اور ابن خلدون نے تمام ان احادیث کو جو دربارہ مہدی وارد ہیں محدثانہ طور پر ان سب پر نمبردار جرح کر دیا ہے

کما قال فی مقام و تکلم فیها المنکرون لذلک وربما عارضوها ببعض الاخبار ایضاً قال ونحن الآن نذکر هنا الاحادیث الواردة فی هذا الشان وما للمنکرین فیها من المطاعن وما لهم فی انکارهم من المستند ایضا الآن المعروف عند اهل الحدیث ان الجرح مقدم علی التعدیل فاذا وجدنا طعنا فی بعض رجال الاسانید بغفلة او بسوء حفظ او ضعف او سوء رای نظرق ذلک الی صحة الحدیث واوهن منها

بعد جرح و قدح احادیث باب کے لکھتا ہے فهذه جملة الاحادیث التی جرحها الائمة فی شان المهدی وخروجه اخر الزمان وهی کما رایت لم یخلص منها من النقد الا القلیل والاقل منه اور اصل یہ ہے کہ یہ مسئلہ مہدی خیالی کا رافضیوں کے یہاں سے مذہب اہل سنت میں داخل ہوا ہے اور مسیح خیالی کا مسئلہ اہل اسلام میں عیسائیوں کے یہاں سے آیا ہے جیسا کہ ہم نے اعلام الناس میں ثابت کیا ہی اور مہدی کی نسبت محقق مورخ مذکور لکھتا ہی واما المتصوفة فلم یکن المتقدمون منهم یخوضون فی شیء من هذا وانما کان کلامهم فی المجاهدة بالاعمال وما یحصل عنها من نتائج المواجد والاحوال وکان کلام الامامیة والرافضة من الشیعة فی تفضیل علی رض والقول بامامته وادعاء الوصیة له بذلک من النبی صلی الله علیه وسلم والتبری من الشیخین کما ذکرناه فی مذاهبهم ثم حدث فیهم بعد ذلک القول بالامام المعصوم وکثرت التالیف فی مذاهبهم وجاء الاسماعیلیة منهم یدعون الوهیة الامام بنوع من الحلول واخرون یدعون رجعة من مات من الائمة بنوع التناسخ واخرون منتظرون مجیء من یقطع بموته منهم واخرون منتظرون

عود الامر فی اهل البیت مستدلین علی ذلک بما قدمناه من الاحادیث فی المهدی وغیرها الی اخر ما قال اور ہم نے کلام تفصیلی اس بارہ میں ازالۃ الغین میں کیا ہے الحاصل ہمکو اس مہدی سے انکار نہیں جو مفہوم لا مہدی الا عیسی بن مریم کا مصداق ہے اور یہی مہدی ہے جو حدیث دارقطنی ان لمہدینا کا مصداق ہے والان نختم الکلام بہذا البیان تنبیہ اگرچہ یہ خط موسومہ شیخ محمد حسین بٹالوی ہے لیکن مخاطب اس کے وہ سب مخالفین ہیں جو اس کے ہم مسلک ہوں

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

الراقم سید محمد احسن امروہوی محلہ شاہ علی سرائے حال وارد دہرہ دون۔

فہرست کتب از تالیفات عاجز

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اعلام الناس حصہ اول	۲ر	القسطاس المستقیم لتمیز القول الصحیح والسقیم	۳ر
اعلام الناس حصہ دوم	۶ر	عرف تحفہ مدراس۔	
اعلام الناس حصہ سوم یعنی تقریظ الحق مباحثہ دہلی مابین حضرت مسیح موعود و مولوی بشیر	۱۲ر	ضمیمہ القسطاس المستقیم عرف شاہین معہ میزان الاعتدال	۱ر
تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین معہ اتمام الحجۃ یعنی روئیداد مباحثہ عاجز و غلام دستگیر قصوری	۷ر	سواء السبیل لرد الاباطیل حصہ اول و دوم	۳ر
فک الشک تلخیص تحذیر المومنین	۱ر		

فہرست کتب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب عہ ۸ر تصدیق براہین احمدیہ شریف عہ رسالہ رد تناسخ ۴ر

فہرست کتب حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حصہ چہارم براہین احمدیہ	للعہ	سرمہ چشم آریہ	۱۲ر	شحنہ حق	۶ر	فتح اسلام	۴ر	توضیح مرام	۴ر
ازالہ اوہام	ے ر	الحق مباحثہ لدہیانہ	۱۲ر	الحق مباحثہ دہلی	عہ	فیصلہ آسمانی	۲ر	نشان آسمانی	۳ر
آئینہ کمالات اسلام معہ تبلیغ عربی معہ ترجمہ فارسی	۶	برکات الدعاء	۲ر	شہادۃ القرآن	۶ر	تحفہ بغداد عربی	۲ر	حجۃ الاسلام	۱ر
		سچائی کا اظہار	۱ر	جنگ مقدس	۷ر	حمامۃ البشریٰ عربی	عہ	نور الحق حصہ اول عربی	۱۲
نور الحق حصہ دوم عربی معہ ترجمہ اردو	۶ر	انجام الحجہ	۳ر	کرامات الصادقین	عہ	سر الخلافہ عربی	۸ر	معہ ترجمہ اردو	

النور الاسلام وضیاء الحق منن الرحمن جو زیر طبع ہے اسکے ساتھ شایع ہونگے۔ آریہ دہرم اور بت پچن ایک جلد میں ہیں زیر طبع قریب الافتتاح